ژوئلا جلسه سالانه
صدر مجلس اتحاد المسلمین
منعقده ۳ شوال ۱۳۵۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

~~صدر مجلس~~

سالانہ روئیداد جلسہ صدر مجلس اتحاد المسلمین

منعقدہ ۳۰ شوال ۱۳۵۷ ہجری

رسل و رسائل صفحات پر مشتمل ہے جس

صفحہ ۱ سے ۳، ۱۵، ۱۹، ۲۱، ۲۵

۲۶، ۳۷ پر نواب صاحب کا ذکر ہے

یہ سالانہ روئیداد مجلس اتحاد المسلمین

کے کارناموں اور قائد ملت کی قیادت

و مساعی پر تاریخی مواد، مجلس کی اس

دور کی مساعی کی مکمل تاریخ ہے۔

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا

"اور خدا کی رسی کو مضبوط تھامو اور ایک دوسرے سے جدا نہ ہو"

سالانہ

رُوئداد جلسہ

صدر مجلس اتحاد المسلمین

منعقدہ ۳ شوال ۱۳۵۷ھ

بصدارت

مولوی ابوالحسن سید علی صاحب (ایڈووکیٹ)

دعوت اتحاد

صدر مجلس اتحاد المسلمین پندرہ لاکھ مسلمانانِ دکن کا واحد نمائندہ ادارہ ہے۔ کسی مسلمان مرد یا عورت کا اس کی رکنیت سے محروم رہنا جماعت کے مفاد عامہ اور سواد اعظم سے جدائی ہے۔

اٹھو اور مجلس اتحاد المسلمین کے رکن بن جاؤ اور اس امر کا اطمینان کر لو کہ تمہارے احباب اور محلہ والوں میں سے کوئی اس نعمتِ اتحاد سے محروم تو نہیں ہے۔

روئداد

جلسہ سالانہ صدر مجلس اتحاد المسلمین حیدرآباد دکن

منعقدہ ۳ شوال المکرم ۱۳۵۷ھ

حیدرآباد ۔ ۲۲ ۔ مدی ۔ صدر مجلس اتحاد المسلمین کے جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس، "مہدوی منزل" بیگم بازار میں ٹھیک (۹) بجے صبح منعقد ہوا ۔ اراکین مجلس کثیر تعداد میں شریک تھے ۔ ہال اور صحن حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا کہیں تل دھرنے جگہ نہ تھی ۔ صبح سات بجے ہی سے ارکان کی آمد شروع ہوگئی تھی اور اگرچہ معتمد صاحب صدر مجلس کے سابقہ اعلانات کے مطابق صرف اراکین مجلس ہی شرکت کر سکتے تاہم "مہدوی منزل" کے ہال اور صحن کی پوری سمائی تقریباً آٹھ بجے تک معمور ہوگئی ۔ ممتاز شرکاء میں مولانا سید محمد دانشاہ حسینی صاحب قادری معتمد مجلس علمائے دکن، مولانا سید شاہ ولی اللہ حسینی صاحب، مولانا شیخ احمد صاحب شطاری، مولانا عبداللہ المحض، نواب معین یار جنگ بہادر، نواب بہادر یار جنگ بہادر، نواب دوست محمد خان صاحب جاگیردار، مولوی عبدالواحد صاحب اویسی، مولوی سید محمد خان صاحب بی اے ۔ ال ال بی ۔ وکیل، مولوی عبدالرؤف صاحب بی اے ۔ ال ال بی ۔ وکیل، مولوی سید حیدر رضا صاحب زیدی بیرسٹرایٹ لا، مولوی کلیم الدین صاحب انصاری بی اے ال ال بی وکیل ۔ مولوی سید بشارت احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ۔ خان صاحب دوست محمد الدین صاحب

مولوی میر مظہر علی صاحب کامل، مولوی امر اللہ صاحب صدیقی بیرسٹرایٹ لا، مولوی فضل حسین صاحب ام اے۔ ال ال بی وکیل ورنگل، مولوی معین الدین صاحب وکیل ورنگل، مولوی عبدالرزاق صاحب ورنگل، مولوی محمد علی خان صاحب ورنگل، مولوی شفیق احمد صاحب نعمانی گلبرگہ، مولوی فتح محمد ابراہیم صاحب وکیل بیدر۔ مولوی سید معین الدین صاحب سجادہ نشین بیدر۔ مولوی احمد عبداللہ المسدوسی صاحب بی اے، ال ال بی وکیل محبوب نگر۔ مولوی منیر الدین صاحب وکیل محبوب نگر نیز اضلاع و بلدہ کے دیگر متعدد اصحاب ہیں۔

جلسہ کا آغاز مولوی فضل حسین صاحب ام اے، ال ال بی وکیل ورنگل کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مولوی سید ولی اللہ حسینی صاحب کی تحریک اور مولوی محمد اعظم صاحب کی تائید سے مولوی ابوالحسن سید علی صاحب ایڈوکیٹ کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ صاحب صدر نے حالات حاضرہ پر ایک بسیط تنقید کرتے ہوئے مسلمانان حیدرآباد کے آگے ایک تعمیری پروگرام پیش کیا۔ جناب صدر کی تقریر کا خیر مقدم اللہ اکبر کے نعروں سے کیا گیا۔ مولوی ابوالبیان خواجہ بہاءالدین صاحب معتمد صدر مجلس نے اپنی سالانہ رپورٹ سنائی جس میں مجلس کی کارگزاری اور خدمات کا تفصیلی تذکرہ کیا گیا تھا۔ بعد ازاں کرسی صدارت سے قرار دادیں پیش کی گئیں جن کو حاضرین جلسہ نے استادہ ہو کر منظور کیا۔

جب مولوی احمد عبداللہ المسدوسی صاحب بی اے، ال ال بی وکیل محبوب نگر نے ستیہ گرہ کے خلاف تحریک نفرت و ملامت پیش کی تو حاضرین میں ایک عجیب جوش اور ولولہ کام کر رہا تھا۔ مسدوسی صاحب کی تقریر پر بار بار احسنت اور بارک اللہ کی آوازیں اور اللہ اکبر کے نعرے بلند ہوتے تھے۔ ستیہ گرہ کی تحریک کے منظور ہو جانے کے بعد، نواب بہادر یار جنگ بہادر نے صدر مجلس عاملہ کے ارکان کے انتخاب کی تحریک پیش کی جس کو حاضرین نے بلا اختلاف منظور کیا۔

اور پہلا اجلاس بارہ بجے نہایت ضبط اور تنظیم کے ساتھ ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس ۳ بجے شروع ہوا جس میں مختلف تحریکیں پیش اور منظور ہوئیں جن میں صدر مجلس اتحاد المسلمین کو فرقہ وارانہ مجلس اور سرکاری ملازمین کی شرکت کو ممنوع قرار دینے کے خلاف احتجاج کرا گیا، موروثی اور ناقابل تبادلہ خدمات دینی کو غیر موروثی اور قابل تبادلہ قرار دینے کی حکومت سے استدعا کی گئی، مسلمانوں کی اصلاح اور ترقی کے لئے ایک معاشی کمیٹی کے ذریعہ مستقل پروگرام مرتب کرنے کی مجلس عاملہ سے خواہش کی گئی اور صدر مجلس کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے مدنظر پرزور اپیل کی گئی ہے کہ پانچ لاکھ روپیہ کا سرمایہ جمع کیا جائے۔ ایک اور قرارداد کے ذریعہ سے مولوی ابوالبیان خواجہ بہاء الدین صاحب معتمد صدر مجلس کی خدمات اور کوششوں کا شکریہ ادا کیا گیا۔

مولوی احمد عبداللہ المسدوسی صاحب، مولوی ابوالحسن سید علی صاحب ایڈوکیٹ صدر اور مولانا ابوالبیان خواجہ بہاء الدین صاحب معتمد کی پرجوش و اثر آفریں تقریروں اور مولانا سید بادشاہ حسینی صاحب کی دعا اور "اللہ اکبر" "شاہ عثمان زندہ باد" "سلطنت آصفیہ پائندہ باد" اور "نواب بہادر یار جنگ بہادر زندہ باد" کے نعروں میں جلسہ مغرب کے بعد اختتام کو پہنچا۔

گو اس جلسہ کے پرجوش اور ولولہ انگیز مناظر صرف دیکھنے سے تعلق رکھتے تھے اور اس کو زبان قلم سے ادا کرنا ممکن نہیں تاہم یہ مختصر روئداد اس غرض سے شایع کیجاتی ہے کہ جو ارکان صدر مجلس اس عظیم الشان جلسہ کی شرکت سے محروم رہے ہیں وہ اس کی کارروائیوں سے واقف ہوسکیں۔ امید ہے کہ اس کے پڑھنے والے ہر تحریک کو جو اس میں منظور ہوئی کامیاب بنانے کی انتہائی سعی کریں گے۔

خطبۂ صدارت

مولوی ابوالحسن سید علی صاحب ایڈوکیٹ، صدر جلسہ نے جو خطبۂ صدارت پڑھا اس کا متن حسب ذیل ہے:-

حضرات! مجلس اتحاد المسلمین کے جلیسے وقتیہ کے سالانہ جلسہ کی صدارت کیلئے

کسی ایسی وقیع شخصیت کی ضرورت تھی جو عامۂ مسلمین کی قیادت کے اہم فریضہ کو بوجوہ احسن انجام دے سکتا اور آپ حضرات میں ایسی شخصیتوں کی کمی نہیں ۔ من آنم کہ من میدانم ۔ بغیر کسی رسمی پابندیوں کے میں جماعت کے حکم کی تعمیل میں آج یہاں حاضر ہوں اور متوقع ہوں کہ میری کمزوریوں کو بنظر عفو ملاحظہ اور اگر میں کوئی تجویز پسندیدہ اور قابلِ عمل پیش کر سکوں تو اس پر عمل فرمایا جائیگا ۔

تحریری خطبۂ صدارت کا حکم مجھے ایسے تنگ وقت میں ملا کہ میں اپنے خیالات کو بہتر صورت میں اور کافی ترتیب کے ساتھ قلمبند نہ کر سکا ۔ ویسے بھی میں کوئی علمی و ادبی شاہکار پیش کرنے کے قابل نہیں ہوں ۔ اس ضیق وقت میں جس طرح کہ میں اپنے خیالات کو ترتیب دے سکا وہ آپ حضرات کے غور و فکر کے لئے پیش کرنے کی عزت حاصل کرتا ہوں

برادران ملت ! ڈیڑھ سو سال کے برطانوی راج نے ہندوستان میں مغربی تصورات و تخیلات پیدا کر دئے ۔ یورپ کی سیاست اور ہندوستان میں برطانوی قوم کے اقتصادی مصالح نے انگریزی اقتدار کو کمزور اور اس اقتدار کے حصول کی کشمکش نے ہندوستان کی ہندو مسلم دو بڑی قوموں کو ایک دوسرے کے مقابل کھڑا کر دیا ۔ انتہائی بدقسمتی ہے کہ ہماری ملکی برادری حصول اقتدار کی خاطر اپنی اکثریت کے نشہ میں ہندو مسلمانوں کی اس دیرینہ یگانگت و ارتباط کو بھلا بیٹھی جو آٹھ سو سال سے قائم رہا ہے قانون حکومت ہند ۱۹۳۵ء کے تحت برطانوی ہند کے بعض صوبہ جات میں کانگریس کی کامیابی نے اس نشہ کو بدمستی سے بدل دیا ہر صوبہ میں جہاں اب کانگریس برسر اقتدار ہے مسلمان گوناگوں مشکلات میں مبتلا ہیں ۔

ریاست حیدرآباد قرار جو خانوادۂ آصفجاہی کے زیر نگیں دو سو سال سے اس ہیجان اور خلفشار سے مامون و مفتون تھی اب اس کی فضا چند خود غرض شہرت پسند افراد ملک اور زیادہ تر بیرونی پروپگنڈے سے غبار آلود ہو رہی ہے ۔

بھائیو! آج ہم جن حالات میں یہاں مل رہے ہیں وہ آپ پر ظاہر ہیں۔ کانگریس اپنی معلنہ پالیسی کے خلاف کہ ریاستوں کے معاملات سے اس کو کوئی تعلق نہیں اور یہ کہ برطانوی ہند کی وہ جد و جہد جو اجنبی حکومت کے خلاف کی جا رہی ہے ریاستوں میں ضروری نہیں۔ اب ہر ریاست کے معاملات میں راست مداخلت کر رہی ہے۔ میسور، اوندھ، راجکوٹ، ٹراونکور ان کا شکار ہو چکے ہیں اور اب حیدرآباد میں اس کی امن سوز سرگرمیاں آغاز ہو چکی ہیں۔ کانگریس اگرچہ غیر فرقہ وار ادارہ ہونے کی دعویدار ہے لیکن حیدرآباد کے حالات اس کے اس دعوے کی کھلی تردید کرتے ہیں۔ حیدرآباد میں کانگریس، ہندو مہاسبھا اور آریہ سماج ہاتھ میں ہاتھ ملائے ہوئے چلتے ہیں اور نہ صرف یہ بلکہ آریہ سماجی مذہبی تحریک کے پردہ میں بلدہ حیدرآباد اور اضلاع و دیہات میں جو بدامنی اور قتل و غارت کی گرم بازاری ہے وہ کانگریس کے اس دعوے کے تار و پود کو بکھیر کر رکھ دیتی ہے کہ وہ عدم تشدد اور صداقت کی علمبردار ہے۔ اس مختصر سے خطبہ میں میں ان حالات کو قلمبند نہیں کرنا چاہتا اگر آپ حضرات ان سے واقف ہونا چاہیں۔ اور آپ کو ان حالات سے واقف ہونا ضروری بھی ہے۔ تو آپ کو میر اور نواب معین یار جنگ بہادر کی اس رپورٹ کو ایک بار پڑھ لینا چاہیئے جو گزشتہ ماہ تیر میں میں نے اور نواب صاحب موصوف نے اضلاع گنجوٹی، عثمان آباد، بیڑ وغیرہ کا تفصیلی دورہ کر کے مرتب کی ہے۔

حکومت کے اس اعلان کے باوجود کہ وہ ریاست میں سیاسی اداروں کے قیام کی مخالف نہیں ہے بشرطیکہ وہ فرقہ وارانہ نہ ہوں۔ حیدرآباد میں اسٹیٹ کانگریس کے نام سے ایک فرقہ وارانہ ادارہ قائم کیا گیا ہے۔ کانگریس کا نام غالباً اس کو اس لئے دیا گیا کہ جو غلط فہمی کانگریس سے متعلق عوام میں ہے وہ اس کی نسبت بھی قائم ہو جائے۔ اس کے قیام میں وہ ہندو زعماء جنھوں نے اپنی ہر ملکی تحریک میں

مسلمانوں سے تعاون کی خواہش کی اور مسلمانوں نے ان کی ہر جائز تحریک میں حصہ لیا، اسٹیٹ کانگریس کا تذکرہ تک مسلمانوں سے نہیں کرتے اور حکومت کے اس ارادہ اور آئینگا رکھمیٹی کے قیام کے ساتھ عملی اقدام کے باوجود کہ ملک کے موجودہ طریقہ حکمرانی میں حالات زمانہ کے لحاظ سے ضروری ترمیم و تبدیلی ہو۔ اور مسلمانوں کی جانب سے اس کا یقین دلانے کے باوجود کہ وہ ہندو جماعت کے ساتھ ایسی تحریک میں حصہ لینے کے لئے تیار ہیں جو آئین حکومت کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ خانوادۂ آصفی کے اقتدارات شاہانہ پر اثر انداز اور مسلمانوں کی معاشی تخریب کا باعث نہ ہو۔ ایک طرف مسلمانوں سے مفاہمت کی گفتگو کی تحریک کیجاتی ہے اور دوسری طرف ستیاگرہ کے نام سے ملک کی پرامن فضاء کو مکدر کیا جاتا ہے اور قوانین حکومت کی خلاف ورزی کے لئے ایسے اشخاص کو آگے بڑھایا جاتا ہے جن کے لئے گھر سے جیل بہرحال بہتر مقام ہے میں ان چار اشخاص کو اس میں شامل نہیں کرتا جو اسٹیٹ کانگریس کے پہلے جتھے میں گرفتار ہوئے لیکن انھوں نے بہرحال اپنی لیڈری کے گُر سے کام لیا اور جاہل عوام کو جو طویل المدت سزائیں بھگتنے کے لئے ڈھکیلے جا رہے ہیں، یہ بتلا دیا کہ وہ بھی ان کے ساتھ ایک جہتیہ کی قید بھگت کر آئے۔ ہندو زعماء کے ایک بہت بڑے ذی اثر طبقہ نے جو در پردہ ہر طرح اس تحریک بدامنی کا چلانے والا ہے اپنے آپ کو ظاہراً اس سے علیحدہ رکھا غالباً اس کی مصلحت یہ ہے کہ وہ حکومت اور ان سزا بھگتنے والوں کے درمیان صلح کے پیغامبر کا پارٹ ادا کریں۔

اسٹیٹ کانگریس کے ساتھ ستیاگرہ میں ہندو مہاسبھا شہری حقوق کی آزادی کے حصول کا مقصد لے کر اور آریہ سماج مذہبی آزادی کا نام لیکر شریک ہوگئی۔ یہ پبلک لبرٹیز اور مذہبی آزادی بجز اس کے کچھ نہیں کہ مسلمانوں کی مساجد کے آگے باجہ بجائیں بانیٔ اسلام صلعم کی شان میں یاوہ گوئی کریں۔ خاکم بدہن بادشاہ وقت کی زندگی میں ان کا

ماتم کریں، افسوس ہے کہ حکومت اور محکمہ کوتوالی کی جانب سے اس بدامنی کے انسداد کے لئے جو تدابیر اختیار کئے جا رہے ہیں وہ کسی طرح کافی نہیں ہیں اور مسلمان جماعت میں تشویش بڑھ رہی ہے اُمید کیجاتی ہے کہ حکومت جلد از جلد اس کے انسداد کی موثر تدابیر کی جانب فوری توجہ فرمائے گی اور بیجا رواداری اور بے ضرورت خوف و ہراس سے متاثر نہ ہوگی۔

کانگریس کے نقش قدم پر چل کر اسٹیٹ کانگریس کی یہ کوشش کہ حیدرآباد میں ذمہ دارانہ حکومت قائم کرائے۔ نہایت غلط نظریہ پر مبنی ہے۔ برطانوی ہند میں کانگریس کو ایک اجنبی حکومت سے سابقہ تھا جس کی نسبت اس کی شکایت تھی کہ وہ اپنے اقتصادی مصالح کی بناء پر اہل ہند کو مفلس بنا رہی ہے۔ حیدرآباد کے حالات اس سے بالکل مختلف ہیں۔ کیا حیدرآباد کے مسلمان حکمرانوں نے اپنے آپ کو اس سرزمین سے اس طرح وابستہ نہیں کر دیا کہ وہ اسی ملک کے ہو کر رہ گئے؟ کیا ان کے کوئی اقتصادی مصالح اہل ملک کے خلاف ہیں؟ اسی طرح کیا مسلم جماعت نے اپنے آپ کو اس ملک سے وابستہ نہیں کر دیا؟ ہماری ہندو برادری اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتی کہ حیدرآباد میں جو خوش حالی امن و آسایش مسلم حکومت کے تحت اُن کو نصیب ہے وہ ہندوستان کے کسی خطہ میں ان کو حاصل نہیں۔ وہ آج محض اس اسلامی سلطنت کی تباہی کی خاطر جس نے صدیوں ان پر احسانات کئے اور ان کی معاشی، مذہبی اور ثقافتی ترقی میں کسی طرح اُن کی مزاحم نہیں ہوئی اپنے غلط پروپگنڈے سے یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ وہ حیدرآباد میں مظلوم ہیں۔

ذمہ دارانہ حکومت کے پرستار حضرات تو اب بھی کانگریس کی تقلید میں برطانوی فوجی قوت ہی کے ماتحت اپنا تحفظ پاتے ہیں۔ چنانچہ بلدۂ حیدرآباد کا گزشتہ ماہ خورداد کا فرقہ وارانہ فساد جو خود اُن کی امن سوز کوششوں کا مظاہرہ تھا

شاہد ہے کہ ادھر فساد برپا کیا اور اُدھر تار اور درخواستوں سے برطانوی حکومت سے خواہش ظاہر کی کہ حیدرآباد میں گوروں کی فوج اتار دے۔

بجز ملازمت کے جس میں بھی ایک کثیر تعداد ہنود کی موجود ہے اور اس پر آشوب زمانہ میں حکومت کا ساتھ اپنے ترک فرائض سے دیرہی ہے ملک کے تمام معاشی ذرایع زراعت۔ تجارت۔ حرفت۔ صرافی۔ بنکنگ ہندو برادری کے ہاتھوں میں ہے اور کبھی مسلمانوں نے ان اہل ملک سے معاملات کرنے سے دریغ نہیں کیا باوجود حکمران قوم ہونے کے سوشل تعلقات میں کبھی ان کے ساتھ کوئی فرق و امتیاز کا برتاؤ نہیں کیا گیا۔ حیدرآباد کی ہندو مسلم یکجہتی ضرب المثل رہی۔ اور آج بھی اگر بھائی پرمانند اور مسٹر گھوش کی ذہنیت کو الگ کر کے غیر طرفدارانہ طریقہ پر کوئی ہندو مسلم تعلقات پر نظر ڈالے تو ہندو لیڈروں کی معاندانہ طرز روش کے باوجود مسلمانوں کے قلوب میں اپنی ہندو برادری کے لئے وہ جگہ دیکھ سکتا ہے جس کی نظیر ہندوستان کے کسی حصہ میں نہیں مل سکتی۔ مگر افسوس ہے کہ اکثریت کے ذریعہ ہندو راج کے قیام کے غلط گھمنڈ میں ہماری ہندو برادری بھی کانگریس کی بدمستی سے دھوکہ کھا رہی ہے اور یہ سمجھتی ہے کہ برطانوی ہند میں جس حربہ نے انگریزی اقتدار کو کم کیا وہی حربہ یہاں بھی کارگر ہو جائے گا۔

برطانوی ہند میں انگریزوں نے ایک حد تک اپنے اقتدار کو دیموقراطی اصولوں کے تحت جو ہندوستانی طبایع سے کوئی مناسبت نہیں رکھتے غلط اداروں کے سپرد کر دیا۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ حقیقی اقتدار کس حد تک منتقل ہوگا یا ہوگا بھی یا نہیں لیکن اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ انگریزی قوم اپنے تجارتی و اقتصادی مفادات کے تحفظ کے ساتھ کامل اقتدار کو منتقل بھی کر دے تو یہ واقعہ نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ حیدرآباد دوسری ریاستوں سے علحدہ اپنی ممتاز اور ملی حیثیت کو برقرار رکھنے کے

برطانوی حکومت کے ساتھ معاہداتی مرتبہ رکھتا ہے یہ صحیح ہے کہ ہم نے تعاملاً ان معاہدات کے تحت جو حقوق و اختیارات ہمیں حاصل تھے ان میں سے بعض کو استعمال نہیں کیا لیکن ہمارا یہ عمل اپنی حلیف حکومت کے ساتھ رہا ہے اور اگر ہماری حلیف حکومت اپنے اقتدار کو باقی رکھے تو ممکن ہے کہ آئندہ بھی ہمیں اس پر اصرار نہ ہو لیکن ہماری حلیف حکومت اپنے اقتدار کو منتقل کر دینا ہی پسند کرے تو ہمارے لئے دو صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اولاً وہ جماعت جس پر ہماری حلیف حکومت اپنا اقتدار منتقل کرے اپنے آپ کو اس کا قانونی جانشین اور قایم مقام تصور کر کے ہمارے معاہدات کا احترام کرے۔ ایسی صورت میں ہم کو بھی اس پر اصرار نہ ہوگا کہ ہم اپنے تعلقات کو اس سے منقطع کریں ثانیاً اگر وہ جماعت جس پر اقتدار منتقل ہو۔ ہمارے وجود یا حیثیت کو نہ ماننے اور اس بات پر مصر ہو کہ ان معاہدات کی کوئی اخلاقی بنیاد نہیں ہے تو ہم مجبور ہوں گے کہ اپنے وجود اور حیثیت کو منوا دیں اور اپنے معاہدات کی اخلاقی بنیاد کو باقی رکھنے کے واسطے استخلاص و استقلال وطن کی تحریک شروع کریں مسلم جماعت کے اس عزم کو کوئی روک نہیں سکتا۔ خواہ وہ گاندھی جی کی بے بسی کا حربہ اہمسا و ستیاگرہ ہو یا کسی اور قوت کے آلات حرب۔ ایک آخری بات اپنی ہندو برادری سے میں بہ بانگ دہل یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ اگر وہ حیدرآباد سے باہر کی امداد پر بھروسہ کرتی ہے تو اس سے زیادہ غلط اور خام خیالی کوئی نہیں۔

مجلس اتحاد المسلمین کو فرقہ وارانہ ادارہ قرار دیا گیا ہے اور مسلم جماعت کے ایک بڑے طبقہ کو جو ملازم سرکار ہے اس کی شرکت سے منع کر دیا گیا ہے۔

اصطلاح "فرقہ وارانہ" کچھ عجیب چیستان بن گئی ہے۔ حکومت چاہے اس اصطلاح کی تعریف کچھ ہی کرے اور اپنی دانست میں اس اصطلاح کو منطبق کرنے کے لئے کسی ادارہ کو منتخب کرے میں اس کی تعریف سے ہر ایسے ادارہ کو خارج سمجھتا ہوں خواہ وہ

کسی خاص جماعت کے لئے مخصوص ہی کیوں نہ ہو بجز اس کے کہ وہ کسی دوسری جماعت کی تخریب کا باعث ہو اور میں سمجھتا ہوں ہر شخص جو صحیح طور پر غور کرنے کا عادی ہو اپنے آپ کو مجھ سے متفق پائے گا۔ اس معیار پر رکھ کر اگر دیکھا جائے تو انجمن اتحاد المسلمین صرف وہ واحد "غیر فرقہ وارانہ" ادارہ ہے جو اپنی جماعت کی بہبودی کے لئے بے شک کام کرتا ہے لیکن جس کے پیش نظر کسی دوسری جماعت کے اغراض و مقاصد کی تخریب نہیں ہے باوجود اس کے مختص بہ مسلمین ہونے کے وہ ملک میں ہر ایسے ادارہ سے تعاون کرنے کے لئے ہر وقت آمادہ ہے جس کی غرض خالصتہً ملک میں اصلاح و ترقی اور اہل ملک کی فلاح و فوز ہو۔ میں متعجب ہوں کہ ہماری حکومت نے ایسے اداروں کے ساتھ جو مسلمہ طور پر فرقہ وارانہ ہیں اور آندھرا کانفرنس کے جیسے ادارہ کو چھوڑ کر انجمن اتحاد المسلمین کو فرقہ وارانہ قرار دے دیا۔ مجھے امید ہے کہ ہر گوشہ سے مسلمان حکومت کے اس فعل پر اپنی ناراضگی کا اظہار کریں گے۔

مسلمان بھائیو! وہ وقت اب گزر چکا جبکہ ہم حکمران قوم ہونے کے غرور میں کسی امر کی جانب متوجہ ہی نہ ہوتے تھے۔ اب وقت یہ ہے کہ اگر آپ نے فوراً حالات حاضرہ سے واقف ہو کر اپنے امراض اور کمزوریوں کا علاج نہ کیا تو صفحۂ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹا دئے جاؤ گے۔ جہاں تک میں نے مسلمانوں کی زندگی کا مطالعہ کیا میں کہہ سکتا ہوں ہر مسلمان اپنی ذات اور اہل و عیال کے لئے زندہ ہے اس کے اوقات، اس کی محنت، اس کی مشقت، اس کے تمام مشاغل اس کی ذاتی منفعت کے لئے وقف ہیں۔ اسلام نے تو تمھیں یہ سبق دیا تھا کہ تمھاری زندگی اللہ اور اس کی مخلوق کے لئے ہونی چاہیئے۔ اجتماعی زندگی اور قومی حیات کا تصور تمھارے ذہنوں سے اس طرح نکل گیا کہ کبھی پیدا ہی نہ ہوا تھا۔ اگر نجات ہی مقصود ہے تو پھر ایک بار اپنے اس بھولے ہوئے سبق کو یاد کر لو۔ تمھیں معلوم ہونا چاہیئے کہ

اجتماعی زندگی کے اصول نے مسلمانوں کو بام عروج پر پہنچا دیا تھا اور اس کی جانب سے غفلت شعاری نے اس جماعت کو قعر مذلت میں گرا دیا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم اپنی ذاتی منفعت کے مشاغل کو ترک کر دو لیکن جو وقت تم اس پر صرف کرتے ہو اس کا ایک عشر تو قومی خدمت کے لئے وقف کرو۔ جو کچھ زحمت تم اپنی ذات کے لئے برداشت کرتے ہو اس کا کچھ حصہ ہی سہی قوم کی صلاح و فلاح کے لئے اٹھاؤ۔ جو کمائی تم اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے صرف کرتے ہو اس کا کوئی ایک حقیر حصہ ہی کیوں نہ ہو قوم پر صرف کرو۔ غرض مسلمان جب تک اپنے نفس اور مال کے ساتھ جہاد نہ کریں ان کی حیات ملی کے خاتمہ میں کوئی شبہ نہیں۔

مسلمان جماعت اس وقت معاشی غلامی میں مبتلا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ان کو ایک موثر معاشی نظام بہ قید زمانہ ایسا مرتب کر لینا چاہیئے کہ وہ اس غلامی سے آزاد ہو جائیں۔ سادہ معاشرت اور کفایت شعارانہ زندگی اس آزادی کی کلید ہے میں متعجب ہوں کہ مسلم جماعت میں آج بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو سیاسیات کو "ہوا" سمجھتے ہیں۔ سیاسی اقتدار کے بغیر کوئی قوم وقار و عظمت اور خودداری کے ساتھ زندہ نہیں رہ سکتی۔ آپ اپنے سیاسی اقتدار کو برقرار نہیں رکھ سکتے اگر سیاسیات حاضرہ سے واقف نہ ہوں آپ میں سے ایسے حضرات جو رہنمائی اور قیادت کے قابل ہیں ان کا فرض ہے کہ عامۃ المسلمین کو حالات حاضرہ سے واقف اور ان میں اپنے معاملات کو سمجھنے اور دفع مضرت اور حصول منفعت کا شعور پیدا کرائیں۔

مجلس اتحاد المسلمین نے کم از کم حیدرآباد میں مسلم جماعت کے ان ٹکڑوں کو جس میں یہ جماعت متفرق تھی اپنی سعی جمیل سے جوڑ دیا ممکن ہے کہ اب بھی کوئی فرقہ یا جماعت ایسی ہو جو اجماع سے الگ رہنا چاہے مگر اس کے نتیجہ پر ایسی جماعت خود غور کر لے۔ مسلمان اسلام کی سادہ اور مقدس تعلیمات سے بہت دور ہیں اگر اب بھی

تم اپنے دستور العمل زندگی میں سے صرف ایک پر عمل کرو جو مجلس اتحاد المسلمین کا مقصد و حیثیت ہے تو تمھاری صیانت کی کفیل وہ ذات ہے جس کا فرمان ہے کہ

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقو۔

حضرات۔ اب میرا آخری فریضہ یہ ہے کہ میں صمیم قلب کے ساتھ بارگاہ رب العزت میں دعا کروں اور آپ میرے ساتھ آمین کہیں کہ الٰہی اعلیٰ حضرت میر عثمان علی خان بہادر آصف سابع کو جن کے دور حکومت میں مسلمانوں نے خواب غفلت سے آنکھیں کھولیں۔ تا بہ دیر مسلم جماعت کے سر پر قایم رکھ اور جماعت کو توفیق عطا فرما کہ وہ حضرت اور خانوادۂ آصف جاہی کے سایۂ عاطفت میں ایسی زندگی بسر کرے جو آیۂ کریمہ میں محکوم ہے فقط

رپورٹ سالانہ بابتہ سنہ ۱۳۴۷ ف

مرتبہ خواجہ بہاؤ الدین صاحب معتمد مجلس

جناب صدر و برادران ملت!

سنہ ۱۳۴۷ ف حیدرآباد کی تاریخ میں جہاں اور کئی حیثیتوں سے بہت اہم ہے وہیں اتحاد المسلمین کے لئے اس کی اہمیت اس اعتبار سے ناقابل فراموش ہے کہ کئی سال کی خاموشی کے بعد اس سال کی ابتداء میں مجلس نے اپنی مہر سکوت توڑی اور ۱۲ آذر سنہ ۱۳۴۷ ف سے اس کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہوا۔

قابل مبارکباد ہیں وہ اصحاب جنھوں نے طوفان سے قبل اس کے آثار کا پتہ لگا لیا تھا اور آج سے گیارہ سال قبل مسلمانوں کے لئے ایک مرکز اجتماع کی ضرورت

محسوس کی اور مجلس اتحاد المسلمین کی بنیاد رکھی۔ اس مدت میں مجلس مسلمانوں کے جمود و خمود کو توڑنے ان کے اختلافات باہمی کو مٹانے اور ان کو مابہ الاشتراک امور میں متحد کرنیکی مسلسل کوشش کرتی رہی۔ ان کوششوں نے میدان تیار کر دیا تھا اور گو مجلس کی خدمت گزاری کا شرف مجھے اسی وقت سے حاصل رہا ہے لیکن ۱۳۴۷ف میں اس کی معتمدی کی اہم خدمت اس ناچیز کے تفویض فرما کر بطور خاص عزت افزائی فرمائی گئی اور مجھے ایسے وقت میں کام کرنے کا موقع ملا جبکہ آسمان دکن پر بغاوت و فساد کے بادل گھر چکے تھے اور ہواؤں میں تندی پیدا ہو گئی تھی۔

اس سے قبل کہ ۱۳۴۷ف کی کارگزاریوں کا ذکر کیا جائے اس کے اس منظر پر ایک سرسری نظر ڈال لینا مناسب ہوگا۔

ہندوستان کی جمہوری تحریکوں سے متاثر ہو کر یوں تو کئی سال ہوئے کہ نام نہاد ہندو نمایندوں نے حکومت حیدرآباد کے موجودہ طرز عمل اور آئندہ اصلاحات کے متعلق اظہار خیال شروع کر دیا تھا اور آریہ سماج نے حیدرآباد کے مختلف اضلاع اور قصبات میں اپنی شاخیں قائم کر کے رعایا اور حکومت میں مسلمانوں سے نفرت کے خیالات پھیلانا شروع کر دیا تھا۔ لیکن ہندوستان کی تحریک آزادی نے جب صوبہ دار خود مختاری اور وفاقی حکومت کی منزل پر پہنچکر سانس لی تو حریت و اصلاحات کا یہ نام نہاد جذبہ دیسی ریاستوں میں بھی ایک دم بھڑک اٹھا اور اس کے سب سے زیادہ قوی اثرات حیدرآباد پر پڑے۔ ابتدا تو صرف مطالبات کے پیش کرنے اور بیرونی اخبارات میں جھوٹا پروپگنڈا کرنے پر اکتفا کیا گیا۔ لیکن سال زیر رپورٹ میں فرقہ وارانہ فسادات کا نیا حربہ استعمال کیا گیا جو حیدرآباد کی تاریخ میں سب سے پہلی افسوس ناک ملکہ شرمناک مثال ہے اور اب ۱۳۴۸ف کا آغاز ایک جدید ترین عمل سے کیا گیا ہے جس کا نام ستیہ گرہ یا

سول نافرمانی رکھا گیا ہے) سب سے زیادہ تعجب یہ دیکھ کر ہوتا ہے کہ مطالبات میں یہ تبدیلی
اس وقت ہوتی گئی جبکہ ۱۳۴۷ف کے آغاز سے قبل بتاریخ ۱۰ آبان ۱۳۴۶ف
اپنی تاریخی تقریر کے ذریعہ جناب نواب صدر اعظم بہادر باب حکومت نے بصدارت
دیوان بہادر آر راما آئینگار صاحب اصلاحات کمیٹی کا انعقاد فرمایا تھا اور فتنہ
پردازوں کی تمنائیں خود بخود پوری کی جا رہی تھیں چنانچہ سال زیر رپورٹ میں ملک کے
مختلف حصوں میں فسادات کی آگ بھڑکائی گئی اور قتل و خونریزی کے بازار گرم کئے گئے،
گلبرگہ میں ایک بیگناہ مسلمان کو بیدردانہ قتل کیا گیا بلدہ میں ۲ بے گناہ مسلمانوں کو دھوکہ
دیکر قتل کیا گیا۔ اودگیر اور چنگوپہ میں ایک ایک مسلمان کی بیرحمی کے ساتھ جان لی گئی
ہوبلہ۔ گنجوٹی۔ کلیانی وغیرہ مقامات پر مسلمانوں پر بے وجہ حملے کئے گئے اور مدافعت
کرنیوالے مسلمانوں کو مورد الزام قرار دیا گیا۔

ضلع عثمان آباد میں تو اس طرح ہنگامے بپا کئے گئے کہ گویا وہاں کوئی حکومت
اور قانون نہیں ہے۔ لوہارے میں کئی روز تک مسلمانوں پر پانی بند رہا اور جبری میں
مسلمان زمیندار کی فصلیں لوٹ لی گئیں ان کو حبس بیجا میں رکھا گیا۔

نظام آباد، پرھنی وغیرہ مقامات میں ایسی صورت حال پیدا کی گئی کہ اگر مسلمان
اپنے ضبط کو قائم نہ رکھتے تو یقیناً کشت و خون ہوتا۔ ان سب سے بڑھکر یہ کہ حکومت
اور اعلیحضرت بندگان عالی کی شان میں گستاخی کر کے مسلمانوں کے جذبات عقیدت
سے کھیلا گیا۔ ان سب حالات نے مسلمانوں پر واضح کر دیا کہ مجلس گیارہ سال سے
جن خطرات کی پیشین گوئی کرتی تھی وہ مبنی بر حقیقت تھی۔ اور مسلمانوں میں عام بیداری
اور جوش پیدا ہو گیا تھا اور ملک کے ہر گوشہ میں وہ آمادۂ عمل نظر آنے لگے۔

مجلس نے نہایت دانشمندی کے ساتھ حالات کا مطالعہ کیا۔
ایک طرف مسلمانوں کی نمایندگی کر کے ان کی شکایات کو حکومت تک پہنچا کر

ان کے حقوق کی حفاظت سے متعلق اپنے فرائض کو کماحقہ ادا کیا اور دوسری طرف مسلمانوں کی تنظیم و اصلاح اور ان کو ایک مرکز پر جمع کرنے کے لئے اپنے تمام وسائل و ذرائع سے کام لیا جس کی تفصیل ذیل میں درج کیجاتی ہے۔

انتخابات جدید بتاریخ ۱۲ آذر ۱۳۴۷ف مجلس ہذا کا جلسۂ عام منعقد ہوا اور اس میں حسب ذیل ارکان مجلس عاملہ منتخب ہوئے۔

(۱) نواب بہادر یار جنگ بہادر (۲) مولوی آغا سید بندہ حسنی الحسینی صاحب (۳) ڈاکٹر زاہد علی صاحب (۴) مولوی عبدالقدیر صاحب صدیقی (۵) مولوی سید محمد بادشاہ حسینی صاحب (۶) مولوی سید عبدالرزاق صاحب کمیسٹ (۷) مولوی محمد اسحاق صاحب (۸) مولوی خواجہ محمد احمد صاحب (۹) مولوی سید بشارت احمد صاحب (۱۰) مولوی ڈاکٹر حمید اللہ صاحب (۱۱) مولوی شیخ احمد عبادی صاحب (۱۲) مولوی محمود نواز خان صاحب (۱۳) مولوی مؤید الدین حسن صاحب (۱۴) مولوی سید شاہ صابر حسینی صاحب (۱۵) مولوی ابوالبیان خواجہ بہاؤ الدین صاحب (۱۶) مولوی غلام مصطفےٰ صاحب (۱۷) مولوی سید مناظر احسن صاحب گیلانی (۱۸) مولوی سید شاہ ابوالحسن صاحب قیصر (۱۹) مولوی محمد اعظم صاحب (۲۰) مولوی عبدالسلام صاحب (۲۱) مولوی مرزا مظفر بیگ صاحب (۲۲) نواب ممتاز یار الدولہ بہادر (۲۳) مولوی محمد عباس صاحب (۲۴) مولوی سید شاہ ولی اللہ حسینی صاحب (۲۵) مولوی فاضل احمد صاحب

اس جدید منتخب شدہ مجلس عاملہ نے بتاریخ ۴ دی ۱۳۴۷ف اپنے پہلے اجلاس میں مولوی سید عبدالرزاق صاحب کمیسٹ کو خازن اور اس خادم کو معتمد منتخب کیا، جس کے لئے میں مجلس عاملہ کا ممنون ہوں۔

میں نے حسب دفعہ ( ) دستور العمل مجلس نواب بہادر یار جنگ بہادر اور مولوی محمد اسحاق صاحب کو اپنا شریک معتمد منتخب کیا۔ جس کی منظوری مجلس عاملہ نے

صادر فرمائی۔ میں اپنے ان دونوں شرکا رکار کا ممنون ہوں کہ انھوں نے اس اہم فرض اور ذمہ داری کی ادائی میں میری ہر طرح امداد فرمائی۔ مولوی سید عبدالرزاق صاحب بمیسٹ خازن صدر مجلس ہم سب کے شکریہ کے مستحق ہیں کہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں کوئی کوتاہی نہیں فرمائی۔

مذکورۂ بالا ارکان مجلس عاملہ کے منجملہ سال زیر رپورٹ میں بوجوہ مختلف حسب ذیل ارکان مستعفی ہوئے۔ مولوی موئیدالدین حسن صاحب، مولوی غلام مصطفےٰ صاحب مولوی شیخ احمد عبادی صاحب، مولوی محمد عباس صاحب، مولوی سید مناظر احسن صاحب گیلانی، مولوی عبدالسلام صاحب، ان کے علاوہ آبان ۴۷ف میں حکومت کے اس اعلان امتناعی کی بناء پر کہ ملازمین سرکار مجلس اتحاد المسلمین کے کاروبار میں حصہ نہ لیں مجلس کے ایسے تمام ارکان جو ملازمین سرکار ہیں مستعفی تصور کئے گئے۔

جلسہ ہائے عام سال زیر رپورٹ میں علاوہ ۱۲ آذر ۴۷ف کے جلسۂ عام کے جس میں اراکین عاملہ منتخب کئے گئے اور ایک جلسۂ عام بتاریخ ۱۳ فروری ۴۷ف منعقد ہوا جس میں دستور العمل مجلس کی ترمیم کی گئی، مؤخرالذکر جلسۂ عام میں یہ بھی طے ہوا کہ محرم ۱۳۵۷ھ کے عشرۂ اول کو بطور عشرۂ اتحاد المسلمین منایا جائے اور کوشش کیجائے کہ ممالک محروسہ سرکار عالی کا کوئی مسلمان مرکنیت مجلس اتحاد المسلمین سے خارج نہ رہ جائے۔

اجلاس ہائے مجلس عاملہ سال زیر رپورٹ میں کل ۱۳ اجلاس ہائے معمولی اور (۶) غیر معمولی طلب کئے گئے جن کے منجملہ صرف ایک جلسہ منعقدہ ۱۰ آذر ۴۷ف بوجہ عدم تکمیل نصاب برخاست ہوا ان اجلاس ہائے عاملہ میں جو زیادہ اہم امور پیش ہوئے یا طے پائے وہی اس رپورٹ کی اصل ہیں اور اُن کا خلاصہ درج ذیل ہے:-

آئینگار کمیٹی اور مجلس کی باشت

جدید مجلس عاملہ کے سامنے جو سب سے پہلا سوال پیش ہوا وہ اصلاحات دستوری اور آئینگار کمیٹی سے متعلق تھا مجلس نے اس کمیٹی کی اہمیت کو بہ وجہ اول پہچانا اور ایک ذیلی کمیٹی اس غرض کے لئے منتخب کی کہ دستوری اصلاحات کے مسئلہ پر نواب سر صدر اعظم بہادر کی تقریر (بابت ۱۷ آبان ۱۳۴۶ف) کی روشنی میں غور کرکے رپورٹ پیش کرے اور اس کو اختیار دیا گیا تھا کہ ملک کے دوسرے اصحاب فکر نظر سے بھی اس مسئلہ میں مشورہ کرے۔

سب کمیٹی کی تجاویز جب مجلس عاملہ میں پیش ہوئیں تو مناسب سمجھا گیا کہ تمام اضلاع ممالک محروسہ سرکار عالی سے نمایندگان کو طلب کرکے ان سے مشورت کی جائے اور اس مشورت کی روشنی میں مجلس عاملہ اپنی پالیسی طے کرے چنانچہ بتاریخ ۱۴ اسفندمن ۱۳۴۶ف تمام اضلاع کے نمایندگان کا ایک جلسہ طلب کیا گیا مجلس اس امر پر نہایت مسرت کا اظہار کرتی ہے کہ تمام اضلاع نے مجلس کی دعوت قبول کی اور اپنے اپنے نمائندے روانہ کئے۔ جنھوں نے مسلسل آٹھ نو گھنٹے کی نشست میں اس اہم مسئلہ پر بلدہ کے تمام اہل فکر و نظر کے ساتھ غور کیا۔ دستوری اصلاحات کے سلسلہ میں مجلس عاملہ نے بلدہ کی دیگر اسلامی انجمنوں اور اداروں سے بھی اشتراک عمل کی خواہش کی چنانچہ تقریباً تمام اداروں نے ۱۴ اسفندمن کے جلسہ مشاورت میں حصہ لیا اور اپنی اپنی انجمن کی طرف سے اعلان کیا کہ وہ صدر مجلس اتحاد المسلمین کی تجاویز سے متفق ہیں اور اس کو اپنا نمائندہ تسلیم کرتے ہیں۔ صدر مجلس عاملہ نے سب کمیٹی اور جلسہ مشاورت کی تجاویز پر تین مسلسل اجلاسوں میں غور کیا اور اپنی یادداشت اندرون مدت آئینگار کمیٹی میں پیش کردی جو ملک کے تمام وفادار طبقوں کے جذبات کی صحیح ترجمان ہے

لائحہ عمل

صدر مجلس نے اپنی تمام شاخوں کے لئے ایک مفصل لائحہ عمل مرتب کیا

تاکہ وہ اس کے مطابق عمل پیرا ہوں اور مسلمانوں کی اصلاح و تنظیم کریں یہ لائحہ عمل شائع کر کے معتمد صاحبان شاخہائے مجلس کی خدمت میں روانہ کر دیا گیا ہے اور اس پر عمل بھی ہو رہا ہے اگر ہماری شاخوں نے اس کی تمام سفارشوں پر کماحقہ عمل کیا تو مسلمانان دکن کی ساری مصیبتیں راحت سے بدل سکتی ہیں اور ان کے سارے اندیشے رفع ہو سکتے ہیں۔

توفیر ارکان اجلاس عام منعقدہ ۱۳ فروردی ۱۳۴۷ف میں یہ طے ہوا تھا کہ توفیر ارکان کے لئے محرم کے عشرۂ اول کو بطور عشرۂ اتحاد المسلمین منایا جائے اور مجلس عاملہ منعقدہ ۲۷ فروردی ۴۷ف نے بھی اس کی توثیق کی تھی اس لئے ارکان مجلس عاملہ نے بطور خاص اس کے لئے سعی کی۔ الحمد للہ کہ اس کے بہت اچھے نتائج مترتب ہوئے۔ بلدہ اور اضلاع میں ہزارہا مسلمانوں نے مجلس کی رکنیت قبول کی اور کہا جا سکتا ہے کہ جن مقامات پر مجلس کی شاخیں قائم ہیں وہاں بہت کم ایسے مسلمان ہوں گے جو مجلس کی رکنیت سے محروم ہوں صحیح تعداد ارکان تمام شاخوں سے طلب کی گئی ہے افسوس ہے کہ ترتیب رپورٹ تک مکمل مواد نہ آسکا اس لئے صحیح تعداد نہ بتائی جا سکی۔

امتناع ملازمین پر احتجاج آبان ۴۷ف میں حکومت کے اس اعلان کے سبب جس میں صدر مجلس اتحاد المسلمین کو بھی اور دوسرے اداروں کے ساتھ فرقہ وارانہ جماعت اور ملازمین سرکار کے داخلہ اور شرکت کو ممنوع قرار دیا گیا۔ ارکان کی تعداد میں بہت بڑی کمی واقع ہوئی اس طرح صدر مجلس تمام ملازم پیشہ اشخاص کے جو اہل الرائے تھے قیمتی مشوروں سے یک لخت محروم ہو گئے اور سینکڑوں مسلمان مجبوراً یا دل ناخواستہ علیحدگی پر مجبور ہوئے ارباب مقتدر سے اس امر کی بار بار خواہش کی گئی کہ مجلس کے دستور اور اس کے اعمال کی روشنی میں وہ وجوہ بتلائے جائیں جن کی بنا پر مجلس کو فرقہ وارانہ جماعت قرار دیا گیا

اور ملازمین سرکار کے لئے اُسے ممنوع الداخلہ قرار دیا گیا۔ صدر مجلس نہایت افسوس کے ساتھ احتجاج کرنے پر مجبور ہے کہ ارباب حکومت نے اس وقت تک اس پر نہ تو کوئی توجہ کی اور نہ اس کا کوئی جواب دیا۔

دورۂ اضلاع توفیر ارکان و قیام شاخ ہائے مجلس اصلاح و تنظیم اور بعض شکایات کی تحقیقات کے سلسلہ میں ارکان مجلس عاملہ و ارکان مجلس عام نے مجلس عاملہ کی خواہش پر حسب تفصیل ذیل دورے کئے وہ ہر طرح ہم سب کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ مولوی عبدالرؤف صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل ہائی کورٹ نے اپنے ذاتی اخراجات سے ضلع نظام آباد و ناندیڑ و پربھنی و اورنگ آباد و جالنہ کا دورہ کیا اور تمام مقامات پر مجلس کی جدید شاخیں قائم کیں۔

مولوی سید شاہ ولی اللہ حسینی صاحب جانشین حضرت وطن اور معتمد صدر مجلس نے اضلاع بیدر و گلبرگہ شریف کا دورہ کیا اور وہاں مجلس کی شاخیں قائم کیں اس سلسلہ میں میدک کے قصبہ سنگاریڈی اور صرف خاص کے قصبہ ہنما آباد اور پائیگاہ کے قصبہ ظہیر آباد کا بھی دورہ کیا اور شاخیں بنائیں۔

معتمد صدر مجلس نے ایک دورہ اپنے ذاتی اخراجات پر اضلاع گلبرگہ و بیدر اور قصبہ راج پیٹ کا کیا اول الذکر مقامات پر تقریریں و تنقیح حسابات اور ارکان عاملہ سے تبادلۂ خیالات اور موخر الذکر مقام پر شاخ مجلس کا قیام عمل میں لایا۔

مولوی مظفر بیگ صاحب نے اپنے ذاتی اخراجات سے نواب بہادر جنگ بہادر کے ساتھ اضلاع ورنگل و کریم نگر کا دورہ کیا۔

جناب نواب بہادر یار جنگ بہادر نے اپنے ذاتی صرفہ سے اضلاع اورنگ آباد، بیڑ، پربھنی، ناندیڑ، نظام آباد، نلگنڈہ، ورنگل، کریم نگر اور بعض تعلقات و قصبات کے تفصیلی دورے کئے جہاں شاخیں موجود نہ تھیں وہاں

شاخیں بنائیں اور جہاں شاخیں تھیں ان کو برسرکار لانے کی سعی کی یہاں تک کہ حیدرآباد میں منجانب حکومت ان کو دوروں اور تقریروں سے منع کردیا گیا اور اس طرح بلدہ اضلاع اور قصبات کے مسلمان اس قائد کے زرین خیالات کے استفادہ سے محروم کردئے گئے۔ مولوی ابوالحسن سید علی صاحب ایڈوکیٹ اور نواب معین یار جنگ بہادر سابق اول تعلقدار نے مجلس کی درخواست پر اضلاع عثمان آباد و بیدر و بیڑ کا تفصیلی اور تحقیقی دورہ کیا اور ایک مفصل رپورٹ مجلس کے آگے پیش کی نیز ان تمام قصبات میں شاخیں قائم کیں جہاں جہاں وہ گئے۔ صدر مجلس اس زحمت کے لئے ان دونو اصحاب کی ممنون ہے اور خصوصاً نواب معین یار جنگ بہادر کی شکرگزار ہے کہ اس دورہ اور ترتیب و اشاعت رپورٹ کے تمام اخراجات انھوں نے اپنی ذات پر برداشت فرمائے اوائل ۱۳۴۸ف میں مولوی محمد یامین صاحب زبیری بی اے ایل ایل بی وکیل ہائی کورٹ نے بھی اودگیر و چٹگوپہ کے قتل کے سلسلہ میں اضلاع عثمان آباد و بیدر کا دورہ فرمایا جس کا ذکر سال آئندہ کی رپورٹ میں ہوگا۔

جمعیت رضاکاران

صدر مجلس عاملہ نے باغراض مجلس اپنی ہر شاخ کے ساتھ ایک جمعیت رضاکاران کی ضرورت محسوس فرمائی اور اس کے قواعد کی ترتیب اور جمعیت کی تنظیم کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی جس کے ارکان مولوی سید شاہ ولی اللہ صاحب نواب بہادر یار جنگ بہادر، مولوی محمود نواز خان صاحب اور معتمد صدر مجلس ہیں۔ کئی شاخوں نے اپنی جمعیتیں قائم کرلی ہیں جن میں جالنہ پربھنی اور عثمان آباد کی جمعیتیں قابل ذکر ہیں مولوی سید شاہ ولی اللہ حسینی صاحب بلدہ میں اس تنظیم کی طرف سب سے زیادہ متوجہ ہیں اور مجلس اس کے لئے ان کی ممنون ہے۔ ممالک محروسہ سرکار عالی کے جن اضلاع میں خاکسار تحریک جاری ہے وہاں خاکسار جماعتیں ہماری شاخوں کے ساتھ ہماری

رضاکار جمعیت کی حیثیت سے اشتراک عمل کر رہی ہیں خصوصاً اضلاع عثمان آباد گلبرگہ و پربھنی میں اس جماعت نے مسلمانوں کی تنظیم و ضبط میں ہماری شاخوں کا بہت ہاتھ بٹایا جس کے لئے مجلس ممنون ہے۔

بلدہ کی محلہ واری تنظیم بلدہ کی محلہ واری تنظیم کا کام ابتداءً نواب بہادر یار جنگ بہادر نے شروع کیا تھا لیکن جب نواب صاحب کی دوسری قومی مصروفیتیں بڑھ گئیں تو یہ کام راست معتمد صدر مجلس کی نگرانی ہی میں ہوتا رہا اور آپ کے اس خادم نے اس وقت تک بیس بائیس محلوں میں صدر مجلس کی شاخیں قائم کیں اور جہاں تنظیمی کام ہو رہا ہے جن میں شاخ کاروان ساہو آن شاخ بازار نور الامراء، شاخ دیر پورہ، شاخ کوٹلہ احسن اللہ خان، شاخ چنچل گوڑہ شاخ بنگلہ بنی صاحب، شاخ کنٹہ گوشہ محل میں خاطر خواہ کام ہو رہا ہے توقع ہے کہ دوسرے تمام محلوں میں بھی عنقریب شاخیں قائم ہو جائیں گی۔

مجلس وعظ علاوہ ان عام جلسوں کے جو مجلس کے سفر اسکی آمد پر اضلاع و قصبات میں منعقد ہوئے خود صدر مجلس نے ایک عظیم الشان مجلس وعظ ۲۲ سر رمضان المبارک ۵۶ھ کو مسجد چوک میں منعقد کی جس میں سید مناظر احسن صاحب گیلانی، نواب بہادر یار جنگ بہادر اور معتمد نے تقریریں کیں۔

تحریکات علاوہ ارکان مجلس عاملہ کے جن کی تحریکات وقتاً فوقتاً صدر مجلس عاملہ میں پیش ہوتی رہی ہیں جناب مولوی حبیب حسن صاحب مولوی ابو الخیر صاحب، مولوی ابو المجاہد محمد احمد اللہ صاحب، مولوی خلیق احمد صاحب نعمانی نے بعض بہت مفید اور اچھی تحریکیں صدر مجلس عاملہ کے غور کے لئے روانہ کیں اور جن پر صدر مجلس نے بطور خاص غور فرمایا۔

مسلم کانفرنس صدر مجلس عاملہ نے طے کیا تھا کہ بصدارت مولوی ابو الحسن سید علی صاحب (ایڈوکیٹ)

مسلمانان دکن کے جذبات کی ترجمانی کے لئے ایک مسلم کانفرنس منعقد کیجائے۔ لیکن ملک میں اُس کے بعد جو حالات رونما ہوئے اُن کے مدنظر ۱۹۴۷ء میں اس کانفرنس کے انعقاد کو ملتوی کردیا گیا۔

تعاون و توافق

نہ صرف اصلاحات دستوری کے سلسلہ میں بلکہ مسلمانوں کی اصلاح و تنظیم کے ہر ضروری موقع پر صدر مجلس عاملہ نے دیگر اسلامی اداروں سے تعاون و اشتراک عمل کیا اور مجلس ممنون ہے کہ ان اداروں نے بھی مجلس کی اعانت میں کوئی کمی نہیں کی ان تمام اداروں کے نام یہاں گنانا نہ صرف باعث طوالت بلکہ خلاف مصلحت ہوگا۔ صدر مجلس خصوصیت کے ساتھ اخبار رہبر دکن کی ممنون ہے کہ اس نے اپنی وہی پالیسی رکھی جو صدر مجلس اتحاد المسلمین کی ہے۔ اور اغراض و مقاصد مجلس کی اشاعت میں کبھی دریغ نہ کیا۔ صدر مجلس کو سخت افسوس ہے کہ ملک و مالک کے اس خادم کو پبلک کے صحیح جذبات کی ترجمانی کے سلسلہ میں ضمانت کی مصیبت سے گذرنا پڑا۔ صدر مجلس کو یہ دیکھ کر مسرت ہوئی کہ پبلک اپنے خدمت گذاروں کی قدر شناس ہے۔ اور اس نے رقم کی پابجائی کردی۔ اپنے ارکان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا بے محل نہ ہوگا کہ اس موقع پر صدر مجلس نے بھی سو روپیہ کے عطیہ سے رہبر کی خدمات کا اعتراف کیا تھا۔

تحفظ حقوق المسلمین

مجلس کے مقاصد میں سب سے اہم مقصد تحفظ حقوق المسلمین ہے صدر مجلس نے سال زیر رپورٹ کی ہر ایک فرصت کو اس اہم مقصد کے حصول میں صرف کیا ظاہر ہے کہ حقوق مسلمانان کے چھیننے کی کوشش بھی زیادہ تر اسی سال کی گئی۔

۱۔ بحیثیت حاکم قوم کے مسلمانوں کو جو اقتدار ہے اس کو مٹانے کے لئے مختلف تدابیر اختیار کئے گئے۔

۲ف ملازمت جو مسلمانوں کا واحد ذریعہ معاش ہے اور جس کے سوا تمام ذرائع معیشت میں عملاً مسلمانوں کو کوئی حصہ نہیں ملا۔ اس میں متناسب تعداد کا مطالبہ کیا گیا۔

۳ف طرح طرح کے فساد برپا کر کے مسلمانوں کا امن سے جینا دشوار کر دیا گیا اور خصوصاً اضلاع میں مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا گیا۔ صدر مجلس نے ان تمام امور کی نسبت کافی غور و فکر کے ساتھ تدابیر اختیار کیں۔

۱ف رزولیوشن اور تجاویز کے ذریعہ احتجاج کیا گیا۔

۲ف مسلمانوں پر جو مظالم ہوئے۔ ان کی باقاعدہ تحقیقات کرائی گئی۔ اور اس کی طرف مسلسل و متواتر حکومت کو متوجہ کیا گیا۔

۳ف مسلمانوں کی دلائے درمے، قدمے، سخنے ہر قسم کی مدد کی گئی جسکی تفصیل باعث تطویل ہے

مجلس مدافعت

اس کے علاوہ ایک با اختیار سب کمیٹی مرتب کی گئی۔ اس سب کمیٹی نے خورداد ۱۳۴۷ف کے بعد سے آخر ۱۳۴۷ف تک اس کا التزام رکھا کہ حتی الامکان ہر ہفتہ میں ۳ دفعہ یعنی ہر شنبہ، سہ شنبہ اور پنجشنبہ کو اپنے اجلاس کرتی رہے۔ اس نے بقدر ضرورت اپنے لئے سرمایہ بھی جمع کیا اور ان تمام ضروریات میں صرف کیا جو تحفظ حقوق مسلمانان کے لئے ضروری تھے۔ اس مجلس کی تمام کارگذاریوں کی تفصیلی رپورٹ صدر مجلس عاملہ کے ہر ایک اجلاس میں بیان کیجاتی رہی ہے، صدر مجلس اس سب کمیٹی کی حسن کارگزاری کا دل سے اعتراف کرتی ہے اور بہ خیال تطویل اس کی تفصیلی رپورٹ کا پیش کرنا ضروری تصور نہیں کرتی۔ اس سلسلہ میں یہ ظاہر کرنا بھی ضروری ہے کہ حکومت نے زرعی مقروضیت کے ارتفاع کے لئے اس عرصہ میں جو چند قوانین نافذ کئے ان کے منجملہ دستور العمل انتقال اراضی سے مسلمانوں کے بعض اہم گروہوں کو غیر محفوظ قرار دیا جس کی وجہ سے مسلمانوں کو شدید معاشی نقصان کا اندیشہ ہے۔ صدر مجلس نے نہ صرف

اس مسئلہ کی طرف حکومت کو شدت سے متوجہ کیا بلکہ دستور العمل قرضہ دہندگان اور دستور العمل مصالحت قرضہ سے متعلق بھی بعض مفید ترمیمات حکومت کی خدمت میں پیش کیں۔

گفتگوئے مصالحت

مہر ۱۳۴۷ف میں مسٹر نرسنگ راؤ ایڈیٹر اخبار رعیت و صدر آندھرا کانفرنس نے ہماری مجلس عاملہ کے رکن نواب بہادر یار جنگ بہادر سے بڑے اشتیاق کے ساتھ ملاقات کی اور ہندو مسلم سمجھوتے کی نسبت گفتگو کی۔ جب ان دونوں حضرات کی گفتگو ابتدائی مدارج سے آگے بڑھی تو نواب صاحب نے مسٹر نرسنگ راؤ سے خواہش کی کہ دونوں گفتگو کنندگان اپنی اپنی جماعت سے خطوط اعتماد حاصل کریں۔ صدر مجلس عاملہ نے مسائل زیر بحث پر نواب صاحب سے تفصیلی گفتگو اور اطمینان کے بعد سارے مسلمانان دکن کی نمائندہ جماعت کی حیثیت میں ان کو اپنا خط اعتماد دیا اور اجازت بھی دی ہے کہ مسٹر نرسنگ راؤ سے گفتگو کریں یہ گفتگو ابھی جاری ہے۔

شاخ ہائے اضلاع

اضلاع ممالک محروسہ سرکار عالی کے منجملہ بجز ضلع رائچور و ضلع آصف آباد کے تمام اضلاع میں مجلس کی شاخیں قائم ہو چکی ہیں اور مجلس کے مرتب کئے ہوئے لائحہ عمل کے مطابق کام کر رہی ہیں۔ خود ضلع رائچور کے تعلقہ گنگاوتی اور آصف آباد کے تعلقہ سرپور میں شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔

اضلاع کی شاخوں کے منجملہ شاخ پربھنی و ناندیڑ و جالنہ و نظام آباد اور ورنگل نے مسلمانوں کی اصلاح و تنظیم میں قابل لحاظ خدمات انجام دی ہیں۔ بقیہ اضلاع میں کام ہو رہا ہے۔ توقع ہے کہ وہاں کے معتمد صاحبان بطور خاص اس فرض کی طرف توجہ فرمائیں گے۔

افسوس ہے کہ بعض اضلاع میں ذیلی شاخیں تو بہت مستعدی سے

کام کر رہی ہیں لیکن اضلاع کی شاخوں میں زندگی کے آثار مفقود ہیں مثلاً بیدر کی شاخ ہمنا آباد و ظہیر آباد، اودگیر تو برسرِ عمل ہیں لیکن خود شاخ مستقر بیدر بالکل خاموش اسی طرح ذیلی شاخ جنگاؤں کے مقابلہ میں نلگنڈہ کی شاخ کو ہم صرف معتمد صاحب کی مساعی سے زندہ پاتے ہیں۔ یقین ہے کہ بہت جلد معتمد صاحبان شاخ ہائے اضلاع اس شکایت کو رفع فرمادیں گے۔

تعلقہ جات اور قصبات کی بعض شاخیں بہت مستعدی سے کام کر رہی ہیں بعض کا ذکر اوپر کے فقرہ میں آچکا ہے لیکن یہ رپورٹ نامکمل تصور کی جائیگی اگر شاخ لاتور کا ذکر نہ کیا جائے جس کے صدر مولوی سید محمد قاسم صاحب رضوی بی اے ال ال بی، وکیل ہائیکورٹ اور معتمد مولوی سید تراب علی صاحب وکیل ہائیکورٹ ہر طرح ہمارے استحسان اور تشکر کے مستحق ہیں۔ ہم کو امید ہے کہ دوسری شاخوں سے متعلق بھی ہم اس قسم کے ریمارک آئندہ کر سکیں گے۔ ارادہ تو تھا کہ اس رپورٹ کے ساتھ ان تمام شاخوں اور ذیلی شاخوں کی کارگزاری کا خلاصہ بھی شریک کیا جاتا لیکن بجز چند کے دوسری شاخوں سے چونکہ رپورٹیں وصول نہیں ہوئی ہیں اس لئے اس ارادہ کو مجبوراً ترک کرنا پڑا۔

تشکر و امتنان

صدر مجلس ان ارکان مجلس عاملہ کی ممنون ہے جنھوں نے مجلس عاملہ میں پابندی سے شرکت فرمائی اور مجلس کی کارروائیوں سے قولاً و عملاً دلچسپی کا اظہار کیا بالخصوص نواب بہادر یار جنگ بہادر کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ جنھوں نے اپنے اوقات زندگی کو کاملاً صدر مجلس اتحاد المسلمین کی خدمت کیلئے ہر طرح وقف کر دیا۔ آج ہم جو سارے مسلمانان دکن کو متفقہ طور پر نواب صاحب کی ذات پر اعتماد کرتا ہوا پا رہے ہیں اور ان کو دکن کے مسلمانوں کا واحد قائد دیکھ رہے ہیں وہ ان کے اسی ایثار و دلچسپی کا نتیجہ ہے۔ جناب مولوی ابوالحسن سید علی صاحب

(ایڈوکیٹ)

اور جناب مولوی سید حیدر رضا صاحب بیرسٹر بطور خاص ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں کہ ان اصحاب نے گذشتہ ہنگامہ کے بعد سے آج تک ہر اس خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا جو مجلس اور مسلمانان دکن کے لئے وہ انجام دے سکتے تھے ہماری دعا ہے کہ خداوند کریم ان کی جیسی بہت سی مثالیں مسلمانوں میں پیدا کرے۔ آمین۔

نواب دوست محمد خان صاحب، مولوی سید عبدالرزاق صاحب، مولوی مرزا مظفر بیگ صاحب و مولوی عبدالواحد صاحب بھی ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں جن کی مالی امداد اور مخلصانہ خدمات سے مجلس نے تمتع کیا ہے نواب دولت خان صاحب برادر نواب بہادر یار جنگ بہادر بھی ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں کہ اُن کے دیوانخانہ کو مجلس نے ہمیشہ اپنی ضروریات کے لئے بے تکلفانہ استعمال کیا۔

استدعا صدر مجلس اتحاد المسلمین نے جو اہمیت پیدا کرلی ہے اور مسلمانان دکن کی تنظیم و اصلاح کا جو پروگرام اس کے پیش نظر ہے اور خصوصاً مملکت آصفیہ میں مسلمانوں کی حیثیت (پوزیشن) دن بدن جس طرح نازک ہوتی جارہی ہے اُس کا تقاضا ہے کہ مجلس کا خزانہ معمور ہو اس کے لئے ایک مرکز اجتماع معین طور پر موجود ہو جس سے متصل ایک بڑا لکچر ہال بھی رہے اور صدر مجلس کا دفتر بھی ہو۔ یہ سب مسلمانان دکن کے احساس ذمہ داری پر منحصر ہے اگر آج بھی بیدار نہ ہوں تو مجھے اندیشہ ہے کہ وقت ہاتھ سے نکل جائے گا اور ہم کو پچھتانا پڑے گا اس لئے پورے زور کے ساتھ اپیل کیجاتی ہے کہ اس کے ارکان اپنی تمام مصروفیتوں پر فی الحال صدر مجلس اتحاد المسلمین کو ترجیح دیں اور اپنا تمام وقت اور اثر صرف کر کے مجلس کے لئے آئندہ ایک سال کے اندر پانچ لاکھ روپیہ نقد کا ایک مستقل سرمایہ جمع کردیں اور دو ہزار روپیہ ماہوار آمدنی کا ایسا انتظام کریں جس میں کبھی فرق نہ آنے پائے۔ مجلس کا یہ مطالبہ پندرہ لاکھ مسلمانان دکن سے قطعاً زیادہ نہیں ہے۔

وآخر دعوانا الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم

تحریکات

خطبۂ صدارت اور سالانہ رپورٹ پڑھے جانے کے بعد حسب ذیل تحریکیں پیش اور منظور ہوئیں۔

مولوی ابوالحسن سید علی صاحب ایڈوکیٹ نے کرسیٔ صدارت سے حسب ذیل تحریکیں پیش کیں جو باتفاق آراء منظور ہوئیں

تحریک وفاداری

(۱) صدر مجلس اتحاد المسلمین کا یہ سالانہ جلسۂ عام اعلیٰحضرت بندگان عالی اور خانوادۂ آصفی کے ساتھ تمام مسلمانان دکن کی غیر متزلزل وفاداری اور عقیدت شعاری کا یقین دلاتا ہے۔

تحریکات تعزیت

(۲) صدر مجلس اتحاد المسلمین کا یہ سالانہ جلسۂ عام مجاہد اعظم مصطفےٰ کمال اتاترک مرحوم کے انتقال پر ملال کو تمام ایشیا خصوصاً عالم اسلامی کا ایک ناقابل تلافی نقصان تصور کرتا ہے غازی مرحوم ملت ترکیہ کے نجات دہندہ جمہوریہ ترکیہ کے معمار اور مسلمانان عالم کے مسلّمہ قائد تھے، میثاق سعد آباد کے ذریعہ غازی مرحوم نے جمال الدین افغانی کی ناکام تمنا کو زندہ کیا اور وحدت اسلامی کی بنیادیں مستحکم کیں، غازی اتاترک اس دنیا سے کامیاب گئے اور اپنے مقصد حیات کی تکمیل کر دی اور ترکی کو نشاۃ ثانیہ عطا کی۔ یہ جلسہ دعا کرتا ہے کہ خدام مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں شہدا و صالحین کے ساتھ جگہ دے، اور ملت اسلامیہ میں ان کی بہترین صفات کے ساتھ ان کی مثالیں پیدا کرے یہ جلسہ مطمئن ہے کہ غازی مرحوم نے ملت ترکیہ میں اپنے اچھے جانشین پیدا کر لئے تھے اور ان کے بعد بھی ملت ترکیہ مضبوط اور تجربہ کار ہاتھوں میں ہے۔

(۳) صدر مجلس اتحاد المسلمین کا یہ سالانہ جلسہ عام شاعر مشرق اور مفکر عصر علامہ سر محمد اقبال کی وفات کو ملت اسلامیہ کا ایک نقصان عظیم تصور کرتا ہے اور مرحوم کی ان خدمات کا اعتراف کرتا ہے جو اپنی روح پرور اور جذبات آفریں شاعری سے احساس خودی اور ذوق عمل کو مسلمانوں میں بیدار کر کے انھوں نے انجام دیں، اور دعا کرتا ہے کہ خدا اُن کو اپنے تقرب کی نعمت سے سرفراز کرے۔

(۴) صدر مجلس اتحاد المسلمین کا یہ سالانہ جلسہ عام شہدائے گلبرگہ چنگوپہ، اودگیر، اور بلدہ کی دردناک شہادت پر اپنے گہرے رنج و ملال اور ان کے ورثاء سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

ستیاگرہ اور سیول نافرمانی کی حالیہ مہم

مولوی احمد عبد اللہ صاحب المسدوسی بی، اے ال، ال، بی نے حسب ذیل تحریک پیش کی

(۵) یہ مجلس ستیاگرہ اور سیول نافرمانی کی حالیہ مہم کو نہایت تشویش اور نفرت کی نظر سے دیکھتی ہے جو بیرونی مخالف اسلام نظامات کے مشورہ اور امداد سے شروع کی گئی ہے اور محسوس کرتی ہے کہ اس تحریک کی پیدائش اور فروغ میں ہماری حکومت کی رعایت اور دلجوئی کی ساتھ حکمت عملی نے بالواسطہ مدد پہنچائی ہے اور تحفظ امن عامہ کی خاطر نافذ کئے ہوئے احکامات اور اختیار کردہ تدابیر کی اہمیت کو کم کئے بغیر مجلس اس عقیدہ کے اظہار پر مجبور ہے کہ مجوزہ اصلاحات کے متعلق حکومت کے اعلانات اور مسلسل وعدے حکومت کی نیک نیتی سے زیادہ اس کی کمزوری پر منعکس ہو رہے ہیں اور مجاہرین کے مطالبات اور مظاہروں کو تقویت پہنچانے کے باعث ہو رہے ہیں نیز عام وفادار طبقہ کو جو ملک کی اکثریت پر مبنی ہے اپنے مستقبل کی طرف سے مضطرب بنا رکھا ہے مجلس کے ایقان میں سیاسی اور مدنی حقوق کا مطالبہ دراصل برہمنوں اور سرمایہ دار

وطنداروں کی اس شرمناک سازش کا ایک نیا پہلو ہے جو قدیم اور ظالمانہ طبقہ واری معاشی تسلط کی بحالی اور کاشتکاروں اور عوام الناس کو حالیہ اصلاحی قوانین کے فائدے سے روکنے اور حکومت کو ان کی تنسیخ پر مجبور کرنے کے لئے جاری ہے اور ان ہی لوگوں کا روپیہ ملک کے غیر ذمہ دار اور زر خرید افراد کے ذریعہ ملک میں ستیاگرہ اور سیول نافرمانی کا مضحکہ خیز تماشہ جاری رکھے ہوئے ہے اس لئے مجلس ذمہ داری کے پورے احساس کے ساتھ حکومت سے خواہش کرتی ہے کہ امن پسند اکثریت کے اعتماد کی بحالی کی خاطر فوراً اس امر کا اعلان کرے کہ جو اصلاحات بھی عطا کئے جائیں اس کا منشاء ہرگز ہرگز سرمایہ دار اور اونچے طبقات کی جنگ زرگری اور خواہش تسلط کی تکمیل نہیں ہے ورنہ مجلس کو خطرہ ہے کہ ملک کی عام رعایا اور اکثریت کی غیر مشروط وفاداری کو دھکا پہنچے گا اور ان میں حکومت سے بددلی اور ناراضگی کے جذبات پیدا ہوں گے۔ مجلس اہل ملک کے نہایت تلخ اور شدید جذبات کا حکومت پر اظہار کرتے ہوئے اہل ملک کو علی العموم اور عوام الناس اور کاشتکاروں کو علی الخصوص اس امر کا اطمینان دلاتی ہے کہ وہ ان کے مفاد کے تحفظ کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار ہے اور ان کو مزید اظہار جوش سے منع کرتی ہے اور صرف یہ چاہتی ہے کہ وہ اس تحریک کے جزاول کو آئینی طریقہ پر حکومت کے پاس روانہ کرے۔

تحریک پیش کرتے ہوئے مولوی احمد عبداللہ صاحب المسدوسی نے حاضرین سے تحریک کے مندرجات و مضمرات پر غور کرنے کی اپیل کی اور اس کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ "اس تحریک کو اس لئے غیر معمولی اہمیت حاصل ہے کہ اس میں پہلی دفعہ بعض بنیادی اور نہایت اہم امور کو اپنائے ملک، حکومت، اور دنیا کے سامنے پیش کیا گیا ہے"۔ جزاول کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ "گذشتہ ربع صدی سے

مختلف لباسوں میں جو مفسدانہ، فتنہ انگیز، فرقہ پرور اور باغیانہ تحریکیں بعض غرض مند افراد اپنے اغراض کی تکمیل کے لئے حکومت کی رواداری اور منصفانہ پالیسی کے تحت چلاتے رہے ہیں اس کی اصل حقیقت یہ ہے کہ حکومت آصفیہ نے جیسا کہ سارا دنیا میں مسلمانوں کی قومی خصوصیت و شعار رہا ہے مفتوح اقوام اور اپنی رعایا کے معاملات میں چاہے مذہبی ہوں، سماجی ہوں، اصلاحی ہوں بالکل مداخلت نہیں کی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسلامی دور حکومت سے پہلے سماج کی جو غیر منصفانہ تقسیم معاش تھی وہ باقی رہی بعض سرمایہ دار اور غرضمندوں کو عوام الناس کو لوٹنے کا موقع رہا لیکن سلطنت آصفیہ اسلامیہ کے عدل و انصاف کے تحت جب معاشی حیثیت سے پست طبقات میں احساس زیادہ پیدا ہونے کا وقت آیا اور حکومت نے وقت کے تقاضوں سے مجبور ہو کر کاشتکاروں و مزارعین کو بچانے کے لئے مختلف دستور العمل نافذ کئے تو ان خود غرض اور جاہ پسند لوگوں نے اکثریت کے ادعا کے ساتھ غلط تنقیحات پیدا کر کے ہندو حقوق کا سوال پیدا کر دیا۔ آج ہم اس پلیٹ فارم سے اس امر کا اعلان کرتے ہیں کہ ان لوگوں کی اس عیاری کا پردہ جلد چاک ہوگا اور دنیا کو جلد معلوم ہو جائے گا کہ حیدرآباد میں ہندو مسلم کوئی سوال نہیں بلکہ پست طبقات و مزارعین کا سوال اصلی ہے۔ حکومت اور مسلمانوں کے دشمن ایک کروڑ بیس لاکھ ہندو نہیں بلکہ چند اجارہ پسند ہیں جو ہندو کہلاتے ہیں بقیہ ہندوؤں کو ہم اپنا بھائی اور مسرت و رنج کا شریک سمجھتے ہیں اور ان سے قدیم برادرانہ تعلقات کو استوار کرتے ہیں۔" (اللہ اکبر کی بلند صدائیں) مقرر نے نہایت اثر انگیز اور جذبیلے انداز میں ہندو مسلم اتحاد کی سابقہ دلکش زندگی کا ایسا سحر کن نقشہ کھینچا کہ ہر شخص مبہوت بنا ہوا تھا اور محسوس کر رہا تھا کہ "اس چیز کو سمجھ کر اپنی روایات حکمرانی کے تحت ہم ان محکوم و پست طبقات کی امداد کریں گے اور یہی وجہ ستیاگرہ کی مخالفت کی ہے

اور اس تحریک میں نہ صرف سارے مسلمانان حیدرآباد و ہندو عالم اسلام ہمارے ساتھ ہیں بلکہ ساری دُنیا کے انصاف پسند اور ان سب کا اخلاقی تعاون ہمارے ساتھ ہے (اللہ اکبر کے پُرزور نعرے) اپنی پُوری قوم کی تاریخی عظمت کے ساتھ ہم خائف نہیں ہیں ایک مسلمان بھائی جو نورِ ایمان رکھتا ہے خائف نہیں ہو سکتا وہ خدائی طاقت اور عظمت کا مظہر ہے (اللہ اکبر) ہم بیکسوں کی سلامتی کی طرف سے فکرمند ہیں جن کی سلامتی کے لئے ہم نے اس ملک میں تمام ذرائع معاش سے ہاتھ دھو کر چاکری کی ۔"

دوسرے جزو کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ حکومت سے خواہش کی گئی ہے کہ وہ آئندہ اصلاحات کو مذکورۂ بالا لوگوں کے نظر فریب و مُسلطانہ اصُول کو قبول کر کے اُس کی معاشی دست برد کو جاری نہ رکھے جو انصاف اور اخلاق کے خلاف ہے مسلمان امن پسند ہے وہ شیخی باز نہیں وہ آشتی و صلح و مساوات کا علمبردار ہے یہ صرف اپنے عزم کا اظہار ہے ۔ اب صاف صاف ساری دنیا کو بتلا دینا چاہیئے کہ حقیقی صورت حال کیا ہے اور ایک فرض شناس اور انصاف پسند اور خود دار قوم کی حیثیت سے اس کا فرض کیا ہے اس کے بعد فرض کی ادائی کا سامان کرنا چاہیئے ۔ آج ہم اس عزم و ارادہ کا اظہار کرتے ہیں اور گو یہ آواز آج کمزور ہے لیکن یہ آواز حق ہے وہ دنیا کے کرہ کرہ سے ٹکرائے گی اور گونج پیدا کرے گی اور اپنی ہیبت سے باطل کے ایوانوں میں گونج ڈال دے گی ۔" اس کے بعد مقرر نے آخری حصہ کے متعلق تجزیہ کرتے ہوئے کہا کہ اس کا منشاء حکومت اور رعایائے سلطنت آصفیہ کی سچی اور حقیقی خدمت گزاری ہے اشرار و مفسدین کے کھلے عزائم اور در پردہ منصوبے عوام میں سخت فرقہ واری فضاء پیدا کر رہے ہیں اور ہیجان بھی ۔ فرقہ واری فضاء سے ہندو مسلم نہ سمجھئے ، مسلمان اس تحریک کو

قطعاً اپنے خلاف نہیں سمجھتے اکثریت کی ناراضی اور غیظ و غضب سے بچنے کے لئے ہمارے نام کی آڑ لی جاتی ہے۔ میرا قومی ورثہ میرے لئے خدا کا وعدہ اور انعام ہے، (اللہ اکبر) اس طرح غور کیجئے صحیح طریقۂ فکر سے تو معلوم ہوگا کہ ملک میں شورش کو روکنے کے لئے عوام کو اطمینان دلانا اور ان کو باامن رہنے کی تلقین کرنا ضروری ہے (اللہ اکبر)

اس کے بعد جناب مولوی فضل حسین صاحب ام اے، ال ال بی وکیل و رکن نے تائید میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ عام رعایائے حیدرآباد ابھی نہ تو کانگریس کو جانتی ہے کہ یہ کس سیاسی جماعت کا نام ہے اور نہ اس کے اصول ستیاگرہ سے واقف ہے کہ وہ کیا شئے ہے موجودہ تحریک جو صرف ایک فرقہ کی جانب سے اور وہ بھی چند محدود افراد کی جانب سے ذاتی اغراض اور نمایش کی خاطر اسٹیج کی جا رہی ہے وہ فی الحقیقت نہ تو کانگریسی تحریک ہے اور نہ قومی قرار دیجا سکتی ہے عام رعایا کی منظوری اس کو حاصل نہیں ہے۔ مجلس اتحاد المسلمین مسلمانان حیدرآباد کی جانب سے علی الاعلان اس امر کو واضح کر دینا چاہتی ہے کہ موجودہ تحریک غیر قومی ہے اور ان کا اس سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ وہ باعزت امن اور رواداری کا پیام پیش کرتی ہے، اور غریب رعایا و مزارعین کی معاشی تعلیمی و سماجی ترقی میں تعمیری طریقہ پر حصہ لینے کو اپنا نصب العین قرار دیتی ہے۔ اور ملک و مالک کی حقیقی مفید خدمت کو اپنا شعار سمجھتی ہے (اللہ اکبر) مقرر نے بقیہ دو اجزائے تحریک پر مفید بسیط روشنی ڈال کر تحریک پیش کردہ کی تائید کی اس تحریک کو جلسۂ عام نے بالاتفاق منظور کیا

صدر مجلس اتحاد المسلمین کی جدید مجلس عاملہ

صدر مجلس اتحاد المسلمین کی مجلس عاملہ بابتہ ۱۳۴۸ف کے لئے حسب ذیل ارکان کا بالاتفاق انتخاب عمل میں آیا۔

(۱) مولانا سید محمد بادشاہ حسینی صاحب۔ (۲) مولانا سید شاہ صابر حسینی صاحب۔ (۳) مولانا سید شاہ ولی اللہ حسینی صاحب (۴) مولانا شیخ احمد صاحب شطاری (۵) مولوی ابوالحسن سید علی صاحب ایڈووکیٹ (۶) مولوی سید حیدر رضا صاحب بی بیرسٹر (۷) مولوی محمد اعظم صاحب (۸) مولوی غلام احمد خاں صاحب بی، اے، ایل، ایل، بی، وکیل ہائیکورٹ (۹) نواب معین یار جنگ بہادر (۱۰) مولوی محمد یامین صاحب زبیری بی، اے، ایل، ایل، بی، وکیل ہائیکورٹ (۱۱) مولوی سید حسین صاحب (شریک عبدالرزاق اینڈ کمپنی کیمسٹ) (۱۲) مولوی مظہر علی صاحب کامل وکیل ہائی کورٹ (۱۳) مولوی محمد عبدالرؤف صاحب بی، اے، ایل، ایل، بی وکیل ہائی کورٹ (۱۴) مولوی مرزا مظفر بیگ صاحب (مالک مکتبۂ ابراہیمیہ) (۱۵) مولوی محمود نواز خاں صاحب (۱۶) نواب دوست محمد خاں صاحب جاگیردار (۱۷) سیٹھ حاجی طیب علی صاحب (۱۸) مولوی محمود علی صاحب (۱۹) مولوی مرزا محمود علی بیگ صاحب (۲۰) مولوی کلیم الدین صاحب انصاری بی، اے، ایل، ایل، بی وکیل ہائیکورٹ (۲۱) مولوی دوست محمد الہ دین صاحب (۲۲) مولوی بدرالدین صاحب شکیب بی، اے (۲۳) مولوی محمد عباس علی خاں صاحب (۲۴) مولوی ابوالبیان خواجہ بہاء الدین صاحب (۲۵) نواب بہادر یار جنگ بہادر۔

(۷) صدر مجلس اتحاد المسلمین کا یہ سالانہ جلسہ وزرائے ریاست ہائے ہند کی اس تجویز کو جس کے ذریعہ انہوں نے یہ قرار دیا کہ وہ اپنے فرماں رواؤں کو ریاستوں میں ذمہ دارانہ حکومت کے قیام کا مشورہ نہیں دے سکتے بالخصوص حیدرآباد کے لئے نہایت ضروری متصور کرتا اور اطمینان کرتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ وہ اپنی اس پالیسی پر پوری قوت کے ساتھ قائم رہیں گے۔"

محرک مولوی فضل حسین صاحب بی اے، ایل ایل بی، وکیل ہائی کورٹ ورنگل۔ موئد مولوی احمد عبداللہ صاحب المسدوسی بی اے، ایل ایل بی وکیل ہائی کورٹ۔

(۸) صدر مجلس اتحاد المسلمین کا یہ جلسہ حکومت کے اس اعلان پر سخت تعجب اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ جس کے ذریعہ مجلس اتحاد المسلمین کو فرقہ وارانہ اور اس میں ملازمین سرکار کی شرکت کو ممنوع قرار دیا گیا ہے اس جلسہ کو اصرار ہے کہ صدر مجلس کے اغراض و مقاصد کسی طرح فرقہ وارانہ نہیں ہیں ہر چند کہ وہ مسلم جماعت کی ہر جہتی فلاح و بہبود کو اپنا مقصد قرار دیتی ہے لیکن کسی دوسری جماعت کی تخریب کا باعث نہیں ہے اور یقین ہے کہ حکومت اس کو محسوس کریگی اور احکام امتناعی جلد از جلد برخاست کر دے گی۔"

محرک سید فضل حسین صاحب بی اے، ایل ایل بی وکیل ہائیکورٹ۔

موئدین محمد عبدالرؤف صاحب بی اے، ایل ایل بی مولوی ابوالبیان خواجہ بہاؤالدین صاحب۔ مولوی عبدالواحد صاحب اویسی وکیل ہائیکورٹ و رکن بلدیہ۔ مولوی حیات خاں صاحب۔

(۹) صدر مجلس اتحاد المسلمین کا یہ سالانہ جلسہ حیدرآباد آندھرا کانفرنس کو ایک فرقہ وارانہ تحریک سمجھتا ہے۔ اس لئے یہ جلسہ متحیر ہے کہ ملازمین سرکار کو اس تحریک میں شرکت سے منع نہیں فرمایا گیا۔ صدر مجلس کو اس کا علم ہے کہ عہدہ داران دیہی اور معاشدان مورونی اس تحریک میں عملی حصہ لے رہے ہیں نیز یہ کہ آندھرا تحریک ملک میں تفرقہ انگیزی کا اقدام کر رہی ہے۔

محرک مولوی عبدالواحد صاحب اویسی وکیل ہائیکورٹ و رکن بلدیہ۔

موئد مولوی اصغر حسین صاحب وکیل ہائی کورٹ ورنگل۔

(۱۰) صدر مجلس اتحاد المسلمین کا یہ جلسہ سالانہ سرکار عالی کے مختلف محکمہ جات کی ایسی گشتیات کے خلاف اپنا احتجاج بلند کرتا ہے جن کے ذریعہ مسلمانوں کو گرتہ جات، ملازمتوں اور معاملات کے حصول میں دقتیں پیش آ رہی ہیں مثلاً محکمہ مال کی گشتی جس کے ذریعہ عروب و افغانان کو مال کے گرتوں سے ممنوع قرار دیا گیا یا پولیس کی وہ گشتی جس کے ذریعہ حکم دیا گیا کہ جوانان کوتوالی میں (۵۰) فی صد دیہی آبادی سے بھرتی کئے جائیں۔"

محرک مولوی عبدالواحد صاحب اویسی وکیل ہائیکورٹ و رکن بلدیہ
موئد مولانا سید شاہ ولی اللہ حسینی صاحب۔

(۱۱) صدر مجلس اتحاد المسلمین کا یہ سالانہ جلسہ ان معاشی اصلاحی قوانین کے لئے جو سرکار عالی نے ۱۳۴۷ف میں نافذ فرمائے ہیں اپنے اطمینان کا اظہار کرتا ہے اور حکومت کو مبارک باد دیتا اور اپنے تعاون کا یقین دلاتا ہے اور اس امر پر احتجاج کرتا ہے کہ بعض مسلم طبقات کو قواعد انتقال اراضی میں جو غیر محفوظ قرار دیا گیا ہے اس کو منسوخ فرمائے اور تجویز کرتا ہے کہ مسلمانوں پر حصول معاش کے ذرائع تنگ نہ کرے۔ اس مقصد کو آگے بڑھانے کے لئے ایک سب کمیٹی کے تقرر اور تفویض اختیارات کا حق مجلس عاملہ کو دیتا ہے۔"

محرک مولوی احمد عبداللہ صاحب المسدوسی بی، اے، ایل، ایل، بی وکیل ہائیکورٹ۔ موئد مولانا شیخ احمد صاحب شطاری۔

(۱۲) صدر مجلس اتحاد المسلمین کا یہ سالانہ جلسہ حکومت سرکار عالی پر یہ امر واضح کر دینا چاہتا ہے کہ موروثی ناقابل تبادلہ خدمات دیہی کا طریقہ رعایا کے ضروریات و جذبات کے حقیقی اظہار میں ایک سخت رکاوٹ ہے اور حکومت سے متوقع ہے کہ بعجلت ممکنہ دیہی خدمات کو غیر موروثی اور قابل تبادلہ قرار دے۔

محرک عبدالواحد صاحب ایم سی وکیل رکن بلدیہ۔ موئد مولوی فضل حسین صاحب ایم اے۔ ال ال بی وکیل ہائیکورٹ ورنگل۔

(۱۳) صدر مجلس اتحاد المسلمین کے اس سالانہ جلسہ کی رائے میں مسلمانوں کو سینما بینی سے حتی الامکان پرہیز کرنا چاہیئے کیونکہ یہ مسلمانوں کو مسرف اور اُن کے تمدن و معاشرت کو غیر صحیح طور پر متاثر کر رہی ہے اور اُس کے اوقات سے مسلمانوں کے فرائض مذہبی کے اوقات متصادم ہو رہے ہیں۔

محرک مولوی فضل حسین صاحب ایم اے، ایل ایل بی وکیل ہائیکورٹ موئد مولوی شبیر حسن صاحب حاتمی۔

(۱۴) صدر مجلس اتحاد المسلمین کا یہ سالانہ جلسہ مجلس عاملہ سے توقع کرتا ہے کہ وہ مسلمانوں کی معاشی اصلاح و ترقی کے لئے ایک سہ سالہ پروگرام مرتب کرے اور اُس کو تکمیل تک پہونچانے کی ایسی سرگرم تدابیر اختیار کرے جس سے مسلمان اِس مدت معینہ کے اندر معاشی آزادی حاصل کرلیں اور اس مقصد کے لئے مناسب ہے کہ مرکز میں ایک سب کمیٹی ماہرین فن معاشیات کی مقرر کرے۔

محرک مولوی عبدالرؤف صاحب وکیل ہائیکورٹ۔ موئد مولوی منیرالدین صاحب وکیل ہائیکورٹ محبوب نگر۔

(۱۵) صدر مجلس اتحاد المسلمین کا یہ سالانہ جلسہ اس امر پر اظہار اطمینان کرتا ہے کہ تقریباً تمام اضلاع ممالک محروسہ سرکار عالی میں مجلس کی شاخیں قائم ہو چکی ہیں لیکن صرف شاخوں کے قیام کو کافی تصور نہیں کرتا اور عہدہ داران شاخہائے مقامی سے توقع کرتا ہے کہ وہ صدر مجلس کے احکام کی پوری توجہ کے ساتھ تعمیل و تکمیل کرتے ہوئے مسلمانان اضلاع کی اصلاح و ترقی کے لئے سعی کریں گے۔"

محرک مولوی ابوالبیان خواجہ بہاؤالدین صاحب۔ موئد مولوی شیخ ابراہیم صاحب

وکیل ہائیکورٹ (بیدر شریف)۔

(۱۶) صدر مجلس اتحاد المسلمین کا یہ سالانہ جلسہ مولانا ابوالبیان خواجہ بہاؤ الدین صاحب نے بحیثیت معتمد اور نواب بہادر یار جنگ بہادر نے بحیثیت شریک معتمد جو بیش بہاء و عدیم النظیر خدمات صدر مجلس اتحاد المسلمین کی انجام دی ہیں اُن کی ستائش کرتا اور قدر کی نظر سے دیکھتا اور دعا کرتا ہے کہ خداوند کریم مسلمانوں میں ایسی بہت سی نظیریں پیدا کرے۔ (از کرسی صدارت)۔

(۱۷) صدر مجلس اتحاد المسلمین کا یہ سالانہ جلسہ مجلس کی بڑھتی ہوئی ضروریات اور اُس کے عزائم و مقاصد کے پیش نظر اس کے سرمایہ کی طرف فوری توجہ کی ضرورت کو سختی سے محسوس کرتا ہے اور مسلمانانِ دکن سے پُرزور اپیل کرتا ہے کہ ایک سال کے اندر صدر مجلس کے لئے کم از کم پانچ لاکھ روپیہ کا سرمایہ اور ماہانہ دو ہزار روپیہ کی مستقل آمدنی کی فراہمی کا انتظام کریں۔"

محرک مولوی احمد عبداللہ صاحب المسدوسی بی، اے، ایل ایل بی وکیل محبوب نگر۔
مؤید مولوی عبدالرؤف صاحب بی، اے، بی، ایل وکیل ہائیکورٹ۔

چندہ کے لئے مولوی احمد عبداللہ صاحب المسدوسی کی اپیل

نماز مغرب کے بعد جلسہ شروع ہوا تو محترم صدر نے اعلان کیا کہ اب آخری فراہمی فنڈ کی تحریک کو پیش کرنے کے لئے میں مسدوسی صاحب کو بلاتا ہوں جس کی تائید نواب بہادر یار جنگ نے فرمائی۔ تعمیل میں مسدوسی صاحب تقریر کے لئے کھڑے ہوئے اور کہا کہ "میں آپ کے سامنے مجلس کا یہ رزولیوشن پیش کرتا ہوں کہ خدمت ملک و مالک کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے پانچ لاکھ کے مستقل سرمایہ اور دو ہزار ماہانہ امداد کا بندوبست کیا جائے اگر میں گداگر اور بھکاری ہوتا تو غالب کا ہمنوا ہوتا ؎

بنا کر فقیروں کا ہم بھیس غالبؔ
تماشائے اہلِ کرم دیکھتے ہیں

لیکن مسلمان خوددار اور غیور ہوتا ہے اور اس ارشادِ نبویؐ کا قائل کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے اچھا ہوتا ہے۔

پھر مجلس کیا چاہتی ہے؟ کیا مجلس یہ چاہتی ہے کہ پندرہ لاکھ مسلمان میں سے ہر تین مسلمان ایک روپیہ دیں؟

اصلی چیز مومن کی فراست ایمانی ہے جو خدا کے نور سے نکلی ہے اور یہی فراستِ ایمانی لسان الامت نواب بہادر یار جنگ بہادر اور مجلس کی اپیل میں پنہاں ہے۔ اس رزولیوشن کی غرض سنانے سے پہلے ترجمان حقیقت کا ایک شعر سنئے ؎

یہ منزل گہ فرقت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

مقصود یہ ہے کہ مسلمان اپنے ایمان کی تجدید کرے قرآنی آیات کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ جس ایمان کی ایسی گران بہا ہے کہ اس کا بدل اپنی بیوی بچے، عزیز و اقارب، مال و منال، تمام محبوبات، مرغوبات، مطلوبات ہیں، اور کوئی شخص خدا، اس کے دین اور اس کے مامور کے مقابلہ میں ان کو عزیز رکھ کر مسلمان نہیں رہ سکتا۔ وقت پڑنے پر تخت و تاج آصفی پر قربان ہونا تقاضائے ایمان ہے اس لئے یہ بدگمانی نہ کیجئے کہ یہ پکار چند سنہری روپہلی ٹکڑوں کی ہے۔ یہ داعیات ایمان میں پہلا مطالبہ ہے اس لئے آج میں آپ سے حضرت صدیقؓ کی طرح پوری دولت ڈھیر کر دینے کی خواہش نہیں کرتا حضرت فاروقؓ کی طرح نصف نہیں مانگتا۔ حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ اور عشرہ مبشرہ مہاجرین و انصار کے ایثار کا طلبگار

نہیں ہوں۔ میں ان صحابہ کرام کا ایمان مانگتا ہوں، میں تجدید ایمان چاہتا ہوں۔ کیا ان داعیاتِ ایمانی کو سمجھتے ہوئے آپ تجدید ایمان کرتے ہیں؟ مجمع پر رقت کی کیفیت طاری ہوگئی۔ اور نواب بہادر یار جنگ نے روتے ہوئے فرمایا کہ میں تمام حاضرین کو گواہ رکھ کر اقرار کرتا ہوں کہ خدا کے کلمے کی بلندی کے لئے وقت پر اپنی ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہوں" بہادر یار جنگ زندہ باد کے نعرے"۔

مدوی صاحب نے سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اس ایمان کے سودے کا اجر جنت ہے جہاں قرآن کے عقیدہ میں ہمیشگی ہوگی اس طرح انسان جب اپنے آپ کو حوالۂ ایمان کرتا ہے وہ لافانی و لازوال ہو جاتا ہے۔ جوہر کے شعر کو یاد کیجئے ؎

تم یوں ہی سمجھنا کہ فنا میرے لئے ہے یہ غیب سے سامانِ بقا میرے لئے ہے

اسی کو صوفیائے کرام کی اصطلاح میں اپنے سے فانی اور خدا سے باقی ہونا کہتے ہیں۔ اس طرح مسلمان ..... جنت پاکر لازوال ہو جاتا ہے اور دیدارِ الٰہی کی لذت سے شاد کام اور مخمور۔ پس اے بھائیو! پانچ لاکھ روپیہ تو تم ضرور دو گے لیکن اصلی مطالبہ یہ ہے کہ تم خلفائے راشدین، عشرۂ مبشرہ، مہاجرین و انصار، ائمہ مطہرین، تابعین، تبع تابعین، حضرت غوثِ اعظم، حضرت خواجہ چشتی، حضرت محبوبِ الٰہی، حضرت خواجہ گیسو دراز کا ایمان پیدا کرو۔ ضرورت اسی ایمان کی ہے اب ہمارا روپیہ وہ فتنہ و فساد کو مٹانے کے لئے اور مظلوموں اور بے بسوں کو مصائب سے بچانے کے لئے ہے۔ مسلمان کی ہمدردی عام ہے وہ انسانیت کا دوست ہے غریبوں کا حامی ہے اس لئے آپ سے یہ بھی اپیل ہے کہ آپ ہمیشہ اس فکر میں رہیں کہ خدا کے عدل و انصاف کو آپ سے ظاہر ہونا ہے اور اپنے ان فرائض کو انجام دینے کے لئے آپ کو غیروں کے لئے قربانی کرنی چاہئے اور یہی آپ چھ سو سال سے کرتے آئے ہیں کیا آپ آیندہ بھی ایسی رواداری و عالی حوصلگی کا ثبوت نہ دیں گے۔ میں آپ سے رخصت ہوتا ہوں لیکن میرا پیام آپ کے ساتھ رہے گا" نواب بہادر یار جنگ نے فرمایا کہ

میری اور کسی کی تائید کی ضرورت نہیں۔ محترم صدر نے بچشم گریاں لوگوں سے پوچھا کہ اب کیا ضرورت ہے۔

رزولیوشن منظور ہوا۔

اختتام مولوی احمد عبداللہ صاحب المسدوسی کی اپیل کے اختتام پر نواب بہادر یار جنگ بہادر نے جناب صدر کو حاضرین کی طرف سے یقین دلایا کہ ملک اور مسلمانان ملک کی حفاظت اور اعلاء کلمۃ الحق کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے تیار ہیں اور اس اپیل کو کامیاب بنانے کا وعدہ کرتے ہیں جلسہ پر ایک عجیب کیفیت طاری تھی جناب صدر اپنے اختتامی خطبہ کے لئے کھڑے رہے تو ان کی آواز شدت گریہ سے بھر آئی۔ اور انہوں نے اس امر پر اظہار اطمینان کیا کہ آج کے جلسے نے ثابت کر دیا کہ مسلمان زندہ ہے اور زندہ رہنا چاہتا ہے۔ انہوں نے اس جلسہ کے حاضرین کے نظم و ضبط کی تعریف کی اور یقین دلایا کہ صدر مجلس اتحاد المسلمین ہی مسلمانوں کا واحد مرکز اجتماع ہے اور درخواست کی کہ ہر مسلمان اس میں شریک ہو اور اس کے مقاصد کی کامیابی کے لئے کوشش کرے۔

جناب صدر کی اختتامی تقریر کے بعد حضرت مولانا سید محمد بادشاہ حسینی صاحب رکن صدر مجلس عاملہ نے دعا فرمائی حاضرین اشک آلود آنکھوں کے ساتھ آمین کہہ رہے تھے اور جلسہ شب کو (۷) بجے برخواست ہوا۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

اپیل

مسلمانانِ دکن کی فلاح منحصر ہے مجلس اتحاد المسلمین پر اور مجلس اتحاد المسلمین کی کامیابی منحصر ہے اس کے سرمایہ کی زیادتی اور مالی حیثیت کی مضبوطی پر۔ اور اس کا انحصار آپ کی توجہ پر ہے۔ مجلس کے لئے پانچ لاکھ روپیہ جمع کرنا اپنا فرض اولین تصور کیجئے اور اپنی امداد کو چاہے وہ کم سے کم کیوں نہ ہو پانچ لاکھ کے برابر تصور کیجئے اور یاد رکھئے

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ

ہرگز بھلائی نہیں پا سکتے جب تک اپنی محبوب چیز (مال) خرچ نہ کرو

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی

نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

مطبوعہ

مکتبہ ابراہیمیہ مشین پریس

حیدرآباد دکن